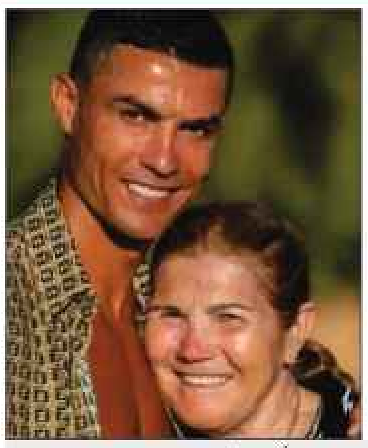

صفحہ 08 رونالڈو کا والدہ کیلئے محبت بھرا پیغام

WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

منگلوار
07 مئی 2024

TUESDAY
07-MAY-2024

صفحہ 08 ٹیم کے پاکستان جانے کا فیصلہ حکومت کا

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | Vol: 14 | No: 101 | Pages: 08 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 101 | جلد: 14

گزشتہ 10 سالوں میں جو تبدیلی آئی آج تک کسی بھی سرکار نے نہیں لائی

باتوں پر نہیں زمین پر کام کیا

کانگریس کے دور اقتدار میں صفر ڈیولپمنٹ اور سو فیصد بدعنوانی ہوئی: مودی

سرینگر/06 مئی//

کانگریس کے دور اقتدار میں صفر ڈیولپمنٹ اور سو فیصد بدعنوانی ہوئی کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ہم نے باتوں پر نہیں بلکہ زمین پر کام کیا اور گزشتہ دس سالوں میں ملک میں جو تبدیلی آئی وہ آج تک کسی بھی سرکار نے نہیں لائی۔ انہوں نے کہا کہ امن اور ترقی کو ترجیح دی گئی جبکہ غریبوں کی دہلیز تک پہنچنے کا کام کیا گیا۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق اوڈیشہ کے برہم پور میں انتخابی ریلی میں وزیر اعظم نریندر مودی نے بی جے ڈی حکومت پر کئی مسائل پر حملہ کیا اور دعویٰ کیا کہ نوین پٹنائک کی قیادت والی حکومت 4 جون کو ختم ہو جائے گی، جب لوک سبھا اور اوڈیشہ اسمبلی کے نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔ جھارکھنڈ میں ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ کی بھاری نقدی کی منتقلی کے بعد، وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ لوگ مرکزی ایجنسی کی طرف سے کی گئی کارروائی کی ستائش کر رہے ہیں، کچھ لوگ بدعنوانی اور لوٹ مار کو روکنے کیلئے ان کی تنقید کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا" آج پڑوسی ریاست جھارکھنڈ میں کرنسی نوٹوں کے پہاڑ مل رہے ہیں۔ لوگ کہہ رہے ہیں چوری ہو گیا اور مال پکڑ رہا مودی واہ (چوری ہوئی ہے اور مودی نے لوٹا ہوا مال پکڑ لیا ہے)۔ اب بتاؤ اگر میں ان کی چوری بند کرو، ان کی کمائی بند کرو، ان کی لوٹ مار بند کرو، کیا وہ مودی کو گالی نہیں دیں گے یا نہیں؟ زیادتیوں کے باوجود، کیا مجھے یہ کام نہیں کرنا چاہیے؟ کیا مجھے آپ کے پیسے نہیں بچانا چاہیے"۔ انہوں نے کہا" میں...101

موسمی صورتحال بہتر، دن کے درجہ حرارت میں اضافہ

بیشتر حصوں میں شبانہ درجہ حرارت معمول سے نیچے، پہلگام میں 3.7 ڈگری درج

سرینگر/06 مئی//

موسم صورتحال میں بہتری اور دن کا درجہ حرارت بڑھ جانے کے باوجود جموں کشمیر کے بیشتر مقامات پر رات کا درجہ حرارت معمول سے نیچے درج کیا گیا۔ ادھر محکمہ موسمیات نے آئندہ دو دنوں تک مجموعی طور پر خشک موسم کی پیشگوئی کرتے ہوئے دن کے درجہ حرارت میں مزید اضافہ ہونے کی پیشگوئی کی ہے۔ سی این آئی کے مطابق مجموعی طور پر خشک موسم کی پیشگوئی کے درمیان جموں وکشمیر کے بیشتر علاقوں میں رات کا درجہ حرارت معمول سے کم رہا۔ اسی دوران محکمہ موسمیات نے پیشگوئی کی ہے کہ 10 مئی تک موسم بنیادی طور پر خشک رہنے کا امکان ہے جبکہ 11 اور 12 مئی تک جموں وکشمیر میں کچھ ایک مقامات پر بارش...102

زوجیلا پاس کے قریب شدید برفباری

کے بعد دس روز تک بند رہی سرینگر لیہہ شاہراہ بحال

سرینگر/06 مئی//

زوجیلا پاس کے قریب شدید برفباری اور برفانی تودے گرآنے کے بعد قریب دس روز تک بند رہی سرینگر لیہہ شاہراہ کو کھول دیا گیا ہے اور درماندہ گاڑیوں کو چلنے کی اجازت دی گئی۔ سی این آئی کے مطابق زوجیلا پاس پر شدید برفباری اور برفانی تودے گرنے کی وجہ سے 10 دن کی بندش کے بعد سرینگر لیہہ ہائی شاہراہ کو دوبارہ کھول دیا گیا ہے جس دوران شاہراہ کے مختلف مقامات پر درماندہ گاڑیوں کو چلنے کی اجازت دی گئی۔ حکام نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ شاہراہ کو صاف کر کے گاڑیوں کی آمدرفت کیلئے کھول دیا گیا اور مختلف مقامات پر درماندہ پڑی گاڑیوں کو منزلوں کی جانب روانہ کیا گیا۔ شاہراہ کو دوبارہ کھولنے کے ساتھ ہی مسافروں اور لداخ کے رہائشیوں کو راحت ملی ہے جو باقی حصوں سے الگ تھلگ تھے۔ ذرائع کے مطابق ابتدائی طور پر دوبارہ کھولنا صرف مسافر گاڑیوں تک محدود ہے، خاص...103

NIA نے پانچ ملزمان کو اشتہاری ملزم قرار دیا

سرینگر/06 مئی//

این آئی اے کی جانب سے بانڈی پورہ میں 5 مفرور افراد کو اشتہاری قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف نوٹس جاری کئے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق شمالی کشمیر کے بانڈی پورہ ضلع میں نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) کی عدالت نے مفرور افراد کے خلاف...104

370 کی منسوخی پر خون کی ندیاں بہنے کے دعوی کرنیوالے بتائیں کہیں ایک پتھر بھی پھینکا گیا

خصوصی پوزیشن کی منسوخی، تین طلاق کا خاتمہ اور رام مندر کی تعمیر کیلئے لوک سبھا میں اکثریت کا استعمال کیا: شاہ

سرینگر/06 مئی//

جموں کشمیر سے دفعہ 370 کے خاتمہ کے بعد وادی میں خون کی ندیاں بہنے کی باتیں کرنے والے یہ باتیں کہ پانچ سال ہو گئے اور آج تک ایک پتھر بھی وادی کشمیر میں نہ چلا کی بات کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی پچھلے 10 سالوں سے اقتدار میں ہیں لیکن وہ ریزرویشن ہٹانے کے بجائے دفعہ 370 کو منسوخ کرنے، تین طلاق کو ختم کرنے اور رام مندر کی تعمیر کیلئے لوک سبھا میں اکثریت کا استعمال کیا۔ وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ سال 2014 سے پہلے مختلف گھوٹالوں کی خبریں آتی...105

ممتا نے اپنے ووٹ بینک سے خوفزدہ ہو کر

ایودھیا میں رام مندر کی تقریب میں شرکت نہیں کی

سرینگر کے این ایس//

مغربی بنگال کے بردھمان، درگاپور لوک سبھا حلقہ میں ایک عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے، شاہ نے بنگال کی وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سپریمو ممتا بنرجی کو نشانہ بناتے ہوئے ان کی پارٹی پر "کٹ منی کلچر" کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس بدعنوانی کا ٹریک ریکارڈ ہے، جب کہ مودی جی کے پاس اپنے پورے سیاسی کیریئر میں ایسا ایک بھی دھبہ نہیں ہے۔ ٹی ایم سی پوری طرح سے 'کٹ منی' کلچر میں ڈوبی ہوئی ہے اور دراندازوں کو اپنا ووٹ بینک بناتی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ ممتا بنرجی کو اپنی سرگرمیوں پر شرم آنی چاہیے۔ کشمیر نیوز سروس...106

این سی کو ہرانے کیلئے بھاجپا نے پراکسیوں کو اکٹھا کیا: عمر

سرینگر/06 مئی//

شمالی کشمیر سے نیشنل کانفرنس کو ہرانے کیلئے نئی دلی، ناگپور، حکومت اور بھاجپا پوری طرح کوشاں ہے کا دعویٰ کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس نائب صدر اور حلقہ انتخاب بارہمولہ سے پارٹی اُمیدوار عمر عبداللہ نے کہا کہ وہ میرے خلاف اپنے آلہ کاروں کو اکٹھا کر رہے ہیں، اس کے باوجود میں نے یہ چیلنج قبول کیا ہے۔ ''سی این آئی کے مطابق اپنی انتخابی مہم جاری رکھتے ہوئے حلقہ حلقہ انتخاب ہندوارہ اور انتخاب لنگیٹ کے بھاری کنونشنوں سے خطاب کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا کہ ایک شخص مجھے یہاں مجھے ٹورسٹ کا نام دیتا ہے، اگر میں ٹورسٹ ہوں تو وہ بھی ٹورسٹ ہے، وہ بھی سرینگر میں رہتا ہے اور میں بھی زیادہ تر سرینگر میں ہی قیام پذیر ہوتا ہوں، وہ بھی یہاں الیکشن لڑنے آتا ہے اور میرا رشتہ بھی حلقہ انتخاب بیروہ سے ہے اور وہ اسی بارہمولہ کانسچوئنسی کا حصہ ہے، میری دادی کا تعلق ٹنگمرگ سے...107

بھاجپا لیڈران کی نفرت انگیز تقریریں تشویشناک: فاروق

موجودہ حکمران ملک کے آئین کو تہس نہس کرنے پر تلے ہوئے ہیں

سرینگر/06 مئی//

موجودہ حکمران نہ صرف ملک کے آئین کو تہس نہس کرنے پر تلے ہوئے ہیں بلکہ مسلمانوں کیخلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کر رکھا ہے، بھاجپا کے سرکردہ لیڈران اپنی الیکشن تقریریوں میں مسلمانوں کیخلاف زہرافشانی کے ریکارڈ توڑ رہے ہیں اور یہ ایک تشویشناک اور افسوسناک صورتحال ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ ضروری ہے کہ ملک کے باشعور اور صحیح سوچ رکھنے والے عوام بھاجپا اور اس کی پراکسیوں کو مسترد کر کے انڈیا بلاک کے اُمیدواروں کو کامیاب...108

سیاحتی مقام گلمرگ ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی پہلی پسند

ہوٹلوں میں بہتر سہولیات نہ ہونے سے سیاح ہوتے ہیں پریشان

سرینگر/06 مئی//

سیاحتی مقام گلمرگ جو کہ وادی کشمیر میں سیاحوں کیلئے سب سے پسندیدہ جگہ مانی جاتی ہے میں سیاحوں کو بہتر سہولیات دستیاب نہیں ہے کیوں کہ وہاں پر ہوٹلوں کے کمرے، باتھ روم، بیڈ روم خستہ حالی کے شکار ہو چکے ہیں ادھر گلمرگ میں ہوٹل کی تجدید ومرمت کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے جس کے نتیجے میں سیاحوں کو بہتر سہولیات بہم رکھنے میں ہوٹل مالکان...109

پونچھ جنگلات میں ملی ٹنٹ حملہ، تلاشی آپریشن جاری

جنگلات میں خصوصی کمانڈوز کی خدمات بھی حاصل، متعدد علاقوں کا محاصرہ

سرینگر/06 مئی//

پونچھ جنگلات میں انڈین ائرفورس کے قافلے پر حملے میں ایک اہلکار کی ہلاکت کے بعد پونچھ راجوری خطے میں ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے جبکہ حملے میں ملوث ملی ٹنٹوں کو تلاش کرنے کیلئے گھنے جنگلات میں بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن جاری ہے۔ جنگلات میں حملہ آوروں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے ہیلی کاپٹروں کے استعمال کے علاوہ ڈرون خدمات بھی عمل میں لائی گئی جبکہ مختلف مقامات پر روشنی دینے کے جدید آلات کے ساتھ ساتھ خصوصی کمانڈوز کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں کے پونچھ ضلع میں آئی اے ایف کے قافلے پر حملے میں فضائیہ کے ایک اہلکار کی ہلاکت کے بعد پونچھ اور راجوری خطے میں ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ حملے کے ساتھ ہی سیکورٹی فورسز کی اضافہ کمک علاقے میں پہنچ گئی جنہوں نے پورے جنگلات میں بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن شروع کر دیا اور ملی ٹنٹوں کو ڈھونڈ نکالنے...110

پونچھ میں آئی اے ایف کے قافلے پر حملے

کے پیچھے دو دہشت گردوں کا خاکہ جاری

سرینگر/06 مئی//

جموں کے پونچھ جنگلات میں فضائیہ کی کانوائی پر حملہ میں ملوث ملی ٹنٹوں کا خاکہ سیکورٹی فورسز نے جاری کر دیا ہے اور حملے میں ملوث ملی ٹنٹوں کا پتہ دینے والوں کیلئے 20 لاکھ روپے انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق سیکورٹی فورسز نے دو مشتبہ دہشت گردوں کے خاکے جاری کیے، جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ انڈین ایئر فورس کی گاڑیوں پر حملے کے پیچھے پونچھ ضلع میں ایک فوجی ہلاک اور چار دیگر زخمی ہوئے۔ فوج نے دو دہشت گردوں کی اطلاع دینے پر 20 لاکھ روپے انعام کا اعلان بھی کیا ہے۔ حکام نے بتایا کہ پولیس نے تقریباً 20 افراد کو پوچھ گچھ کیلئے حراست...111

حج 2024 کیلئے امسال عازمین کی پہلی پرواز 9 مئی سے روانہ ہوگی

سال رواں کے دوران وادی سے 7 ہزار عازمین حج کی سعادت حاصل کرنے کیلئے جائیں گے

سرینگر/06 مئی//

حج 2024 کیلئے وادی کشمیر سے امسال عازمین کی پہلی پرواز 9 مئی سے روانہ ہوگی جس کیلئے تمام تیاریوں کی حتمی شکل دی جا چکی ہے۔ سال رواں کے دوران وادی سے 7 ہزار عازمین حج کی سعادت حاصل کرنے کیلئے جائیں گے۔ سی این آئی کے مطابق سال رواں کے دوران حج 2024 کیلئے کشمیر سے 7000 عازمین مکہ مکرمہ کی مقدس زیارت کرنے کے کیلئے کشمیر سے تیار ہیں۔ اس سلسلے میں تمام تر تیاریوں کو حتمی شکل دی جا چکی ہے اور اس سلسلے میں پہلی پرواز سرینگر سے براہ راست جدہ کیلئے 9 مئی کو روانہ ہوگی۔ حج ہاؤس کے عہدیداروں نے کہا کہ عازمین کیلئے ایک ہموار اور آرام دہ تجربہ کو یقینی بنانے کیلئے پیچیدہ منصوبہ بندی اور انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ''ہم نے پہلے ہی سری نگر اور مختلف اضلاع میں ضروری دستاویزات...112

روزنامہ وادی کشمیر کے مدیر اعلیٰ انتقال کر گئے

سرینگر/06 مئی//

وادی کشمیر سے تعلق رکھنے والے سینئر صحافی اور روزنامہ وادی کشمیر کے مدیر اعلیٰ محمد شفیع خان طویل علالت کے بعد سوموار بمطابق 06 مئی 2024 کو سکمز صورہ میں زندگی کی جنگ ہار بیٹھے اور اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) محمد شفیع خان نہایت ہی خوش اخلاق، شریف النفس، مہمان نواز، غریب پرور، دور اندیش شخصیت کے مالک...113

ملک مضبوطی سے اپنی ماضی کی شان کو دوبارہ حاصل کرنیکی راہ پر

تعلیم سے بڑا کوئی بنیادی حق نہیں ہو سکتا اور تعلیم سے بڑا کوئی عطیہ نہیں ہو سکتا: دھنکڑ

سرینگر/06 مئی//

علم اور تعلیم کے مرکز کے طور پر ہندوستان کی تاریخی عظمت کو اجاگر کرتے ہوئے نائب صدر ہند نے زور دے کر کہا کہ ملک مضبوطی سے اپنی ماضی کی شان کو دوبارہ حاصل کرنے کی راہ پر گامزن ہے۔ نالندہ اور ٹکشلا جیسے اداروں کی شاندار وراثت کا ذکر کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے عصر حاضر میں ہندوستان کے تعلیمی منظر نامے میں تبدیلی اور بحالی پر روشنی ڈالی۔ سی این آئی کے مطابق دہلی یونیورسٹی کے اسکول آف اوپن لرننگ کے 62 ویں یوم تاسیس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر ہند جگدیپ دھنکڑ نے کہا کہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مختلف...114

پیٹ بھر ناشتہ اچھی صحت کے لیے ضروری

ہر دن ناشتہ چھوڑ کر مزید 30-20 منٹ سو لینا پرکشش لگ سکتا ہے تاہم حالیہ ریسرچ میں ایسا کرنے پر خبردار کیا گیا ہے۔ کئی سالوں سے ریسرچ میں یہ بات سامنے آتی رہی ہے کہ بھاری ناشتہ صحت کے لیے فائدہ مند ہے۔ ایک سروے میں بھاری ناشتہ کرنے والے بچوں کو ان بچوں سے بہتر پایا گیا جو ہلکا ناشتہ کرتے تھے۔ تاہم ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک حالیہ ریسرچ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ بات بڑوں پر بھی لاگو ہوتی ہے جبکہ یہ عادت امراض قلب سے بچانے میں بھی سود مند ثابت ہوسکتی ہے۔ تحقیق کے مطابق یہ بات زیادہ اہمیت نہیں رکھتی کہ آپ ناشتے میں کیا کھاتے ہیں۔ ناشتہ اس لیے خصوصی اہمیت رکھتا ہے کیوں کہ اس سے پہلے آپ نے کافی دیر سے کچھ نہیں کھایا ہوتا ہے۔ اس وقت کو مزید بڑھانے سے ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر اور دل کی بیماریاں ہوسکتی ہیں۔

اس کے علاوہ بھاری ناشتے سے وزن کم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ایک ریسرچ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جن افراد نے بھاری ناشتہ کیا اور دوپہر اور شام میں ہلکا کھانا کھایا انہوں نے تین ماہ کے دوران 17.8 پاؤنڈ زکم کیے جبکہ جن لوگوں نے ناشتہ چھوڑ کر بھاری کھانا کھایا انہوں نے صرف 7.3 پاؤنڈ زکم کیے۔ ایک پرانی کہاوت ہے کہ ناشتہ بادشاہ کی طرح، دوپہر کا کھانا شہزادے کی طرح اور رات کا کھانا بھکاری کی طرح کرنا چاہیے۔ اس کہاوت پر عمل کرتے ہوئے اپنے دن کا آغاز صحت کے اصولوں کے مطابق کریں۔

انار میں موجود جوان رکھنے والے مرکب کی انسانوں پر کامیاب آزمائش

انار میں موجود ایک جادوئی مرکب یورولاتھن اے مائٹوکونڈریا میں مثبت تبدیلیاں لاتے ہوئے بڑھاپے اور کمزوری کو سست بنا کر انسانوں کو جوان رکھ سکتا ہے

سوئزرلینڈ: انار کے اہم اجزا اول کو تو انار رکھتے ہیں اور اس میں موجود قیمتی اینٹی آکسیڈنٹس کی اقسام کے کینسر کو روکتے ہیں۔ اب لذیذ اور ہر دلعزیز پھل انار کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس میں ایک خاص مرکب بڑھاپے کو روکنے اور تادیر جوان رہنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یورولاتھن اے (یو اے) نامی مرکب انار میں پایا جاتا ہے اور ایک عرصے تک سائنسدان اس کے جادوئی خواص سے واقف تھے۔ جب یو اے کو چوہوں اور بعض کیچوؤں پر آزمایا گیا تو ان کی عمر میں اضافہ دیکھا گیا۔ اس کے بعد سائنسدانوں نے اسے انسانوں پر آزمانے کا فیصلہ کیا۔ سوئس فیڈرل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (ای پی ایف ایل) کے ماہرین نے اگلے مرحلے میں اس پھل سے یو اے نکالا اور اسے انسانی آزمائش میں ایسے بزرگوں کو دیا جو بیمار بھی تھے۔ ماہرین نے نوٹ کیا کہ اس سے مائٹوکونڈریا کی عمر رسیدگی کا عمل سست پڑا اور کسی قسم کے کوئی مضر اثرات مرتب نہیں ہوئے۔ مائٹوکونڈریا انسانی خلیات (سیلز) کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے جو خلیے کے لیے توانائی پیدا کرتا ہے۔ اس سے قبل ورزش کے مائٹوکونڈریا پر عین یہی اثرات دیکھے گئے تھے۔ واضح رہے کہ یو اے کسی غذا میں نہیں پایا جاتا۔ اس کی کچھ مقدار انار

اور ریسبریوں میں پائی جاتی ہے لیکن انسانی آنتوں میں پہنچتے ہی ان کی تاثیر ختم ہوجاتی ہے۔ اسی لیے ماہرین نے یو اے مرکب کی مصنوعی تالیف کی اور اسے 60 بزرگوں کو کھلایا۔ اس ٹیسٹ کا مقصد اس کی افادیت یا اس کے مضر اثرات کا جائزہ لینا تھا۔ بعض شرکا کو 250 سے 2000 ملی گرام خوراک کھلائی گئی۔ ایک گروپ کو 500 ملی گرام اور ایک اور گروپ کو 1000 ملی گرام خوراک دی گئی۔ جبکہ ایک گروپ کو فرضی دوا (پلے سیبو) کھلائی گئی۔ اب ان میں سے جن افراد نے 500 سے 1000 ملی گرام یو اے کی خوراک کھائی تھی۔ ان کے جین میں خاص سرگرمی ہوئی اور مائٹوکونڈریا پر مثبت اثرات مرتب ہوئے، عین وہی اثرات جو ورزش سے مرتب ہوتے ہیں۔ اس مطالعے کے سربراہ ڈاکٹر جوہان اوریکس نے کہا کہ یو اے انسانی صحت کے لیے ایک گیم چینجر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ یو اے کا باقاعدہ استعمال ہڈیوں اور پٹھوں کی کمیت کے زیاں کو روکتا ہے جو عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہتا ہے۔ اس کی بدولت ای پی ایف ایل اب سائنسدان یو اے کو سپلیمنٹ کی صورت تیار کرنے پر غور کر رہے ہیں لیکن اس کے لیے مسلسل تحقیق اور وقت درکار ہوگا۔

چائے کے یہ فوائد جانتے ہیں؟

پاکستان میں چائے کی مقبولیت سے انکار ممکن نہیں اور یہ گرم مشروب دنیا کے بیشتر حصوں میں بھی پسند کیا جاتا ہے۔ مختلف تحقیقی رپورٹس میں چائے نوشی کی عادات کے فوائد کا ذکر ہوا ہے جیسے قبل از وقت دماغی تنزلی سے تحفظ، مخصوص اقسام کے کینسر، فالج، امراض قلب اور ذیابیطس کے خطرے میں کمی وغیرہ۔ درحقیقت چائے میں موجود کیفین مزاج کو خوشگوار بنانے کے ساتھ جسم کو توانائی فراہم کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ کیفین اعصابی نظام اور دماغی مسلز کو متحرک کرتا ہے اور روزانہ محض ایک کپ چائے پینے کے فوائد جان کر آپ دنگ رہ جائیں گے۔ چائے کی پیالی میں چٹکی بھر نمک کا اضافہ کریں اور گلے کی خراش پر قابو پانے کے لیے اس کا جادو دیکھیں، اگر آپ کھانسی، گلے میں درد یا خراش وغیرہ سے متاثر ہیں، تو نمک سوجن کو کم کرنے کے ساتھ انفیکشن کے باعث بننے والے بیکٹیریا کا خاتمہ کرنے میں مدد دے گا۔ ایک کپ گرم چائے میں ایک چائے کے چمچ مکھن کو شامل کردیں، گرم چائے کے ساتھ مکھن کا استعمال نظام ہاضمہ کو سیال فراہم کرتا ہے جبکہ آنتوں کے افعال کو بہتر بناتا ہے، مکھن معدے میں تیزابیت کو بھی کم کرتا ہے جس سے سینے میں جلن کی شکایت کم ہوتی ہے جبکہ کھانا ہضم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ چائے بنانے کے بعد اس میں تلسی کے 5 سے 6 پتوں کا اضافہ کرنا نزلہ زکام دور کرنے میں مدد دے سکتا ہے، یہ پتے ورم کش ہونے کے ساتھ اینٹی آکسائیڈنٹس سے بھرپور ہوتے ہیں جو فلو اور موسمی نزلہ زکام کی روک تھام میں موثر ثابت ہوتے ہیں۔ اگر اکثر پیٹ میں درد رہتا ہے تو آدھا چائے کا چمچ سونف کو چائے میں شامل کرلیں، سونف نظام ہاضمہ کے لیے بہت فائدہ مند ہے اور چائے میں اس کا استعمال پیٹ میں درد کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کی ایک تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ چائے میں شامل اجزا بلڈ پریشر کو کم کرنے کے ساتھ دوران خون کے افعال کو بہتر بناتے ہیں، جس سے امراض قلب اور فالج کا خطرہ بھی کم ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق چائے کے ساتھ آپ کو فلورائیڈ اور دیگر اجزا بھی ملتے ہیں جو دوران خون پر مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں اور اس کے مضر اثرات نہ ہونے کے برابر ہیں خاص طور پر اگر آپ باہر کی بجائے گھر کی چائے کو ترجیح دیں۔

کھانے پینے کے آداب

ہمارا وہم ہے یا پھر واقعی ہماری زندگی تیز رفتار ہوگئی ہے، جو بھی ہے لیکن اس تیز رفتار دور میں ہمارا طرز زندگی بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ ہمارے سونے، جاگنے، کھانے پینے اور ملنے جلنے کے معمولات کافی حد تک بدل چکے ہیں، جس کے اثرات ہماری صحت، معاشرت اور رویوں پر بھی رونما ہو رہے ہیں۔ اس تمام تر صورتحال کے ہم ذمہ دار ہیں یا پھر بے خیالی اور زمانے کی روش میں ہم نے اپنی ذات کو بالائے طاق رکھ کر ان تمام عادات و معمولات کو یکسر بھلا دیا ہے، جن کو اپنائے رکھنے سے نہ صرف ہم ایک صحت مند، بھرپور اور آئیڈیل زندگی گزار رہے تھے بلکہ زندہ رہنے کی خوشی ہمارے چہروں سے جھلکتی تھی۔ دیگر عوامل اور محرکات کو چھوڑ کر اگر ہم صرف کھانے پینے کے معمولات پر ہی ایک نظر ڈالیں تو ہمیں اندازہ لگانے میں قطعی کوئی مشکل نہیں ہوگی کہ ہم زندگی کا یہ اہم معمول اپنی بے جا یا نام نہاد مصروفیت کے ہاتھوں خراب کرچکے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ انسانی روزگار کا سب سے بڑا محرک پیٹ کی آگ بجھانا ہے، لیکن آپ اتفاق کریں گے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے یا تو آپ وقت پر کھانا نہیں کھا پاتے یا پھر کھانا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمارا مذہب اسلام ہمیں ایک مکمل نظام حیات دے چکا ہے، لیکن بدقسمتی سے ہم اس پر عمل کرنے کے بجائے کسی اور ڈگر پر چل رہے ہیں۔ اگر ہم اسلام کے بتائے کھانا کھانے کے آداب پر عمل کریں تو نہ صرف ہم بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہیں گے بلکہ ایک اچھے خاندانی نظام کو پروان چڑھانے کے ساتھ ساتھ ایک مطمئن و مسرور زندگی بھی گزار سکیں گے۔ مانچسٹر میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق چبا کر کھانا کھانے سے انسان بیماریوں سے بچتا ہے کیونکہ چبا کر کھانے سے ایسے خلیے پیدا ہوتے ہیں جو خطرناک امراض پیدا کرنے والے جراثیم سے لڑتے ہیں۔ یہ ٹی ہیلپر خلیے یا ٹی ایچ 17 سیلز جسم کے قدرتی مدافعتی نظام کا حصہ ہوتے ہیں اور امراض پیدا کرنے والے جراثیم کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فائدہ مند بیکٹیریا کو بھی پروان چڑھاتے ہیں۔ اسی طرح قیلولہ کرنے کے سائنسی فوائد بھی سامنے آچکے ہیں۔ ماہرین کے مطابق قیلولہ اگلے کئی گھنٹے تک جسمانی اور ذہنی طور پر آپ کو چاق چوبند رکھتا ہے اور ڈیمنشیا سے دور رہنے میں مدد دیتا ہے۔ ماہرین کے مطابق کم سے کم 30 منٹ کا قیلولہ بھی کافی ہے، تاہم اگر اس کا دورانیہ زیادہ ہو تو اور بھی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ قیلولہ سنت نبویؐ ہے اور اس کے جو فوائد سائنس بتاتی ہے وہ احادیث میں پہلے ہی سے بیان کر دیے گئے ہیں۔ اسی طرح کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے سے آپ کے ہاتھ پر لگے جراثیم کھانے کے ساتھ آپ کے پیٹ میں نہیں جاتے،

اگر آپ کا بچہ ایسے بیٹھتا ہے تو اسے سختی سے منع کیجیے!

نیویارک: اگر آپ کے گھر میں بالخصوص دو سال سے زائد کے بچے ہیں اور وہ ٹانگوں کو کچھ اس طرح سکیڑ کر بیٹھتے ہیں کہ انگریزی حرف ڈبلیو بن جائے تو انہیں پیار سے سمجھائیں کہ وہ ایسا نہ کریں۔ ڈبلیو کی صورت میں ٹانگوں کو سکیڑ کر بیٹھنے سے تمام ماہرین منع کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے دو سال تک مختلف انداز سے بیٹھنا سیکھ جاتے ہیں اور یوں وہ دو سال بعد بیٹھنے کے کئی تجربات کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان پر نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ امریکہ میں پیڈیاٹرک تھراپی سینٹر کے ماہرین نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے ٹانگوں کی قوت کم ہوتی ہے، وہ توازن پیدا نہیں کر پاتے اور ان کی جسمانی حرکات و سکنات کا موثر نظام متاثر ہوسکتا ہے۔ غالب امکان ہے کہ اگر کوئی بچہ اس طرح بیٹھنے کی عادت میں مبتلا ہوجائے تو وہ دوڑنے اور اچھل کود کی درست صلاحیت حاصل نہیں کر پاتا۔ بعض ماہرین نے یہاں تک خبردار کیا ہے کہ اس طرح کولہے کے جوڑ زبردست متاثر ہوتے ہیں اور ٹانگوں کے جوڑوں میں اینٹھن پیدا ہوسکتی ہے۔ یہاں تک کہ بچوں میں پیروں کا انگوٹھا موڑ کر چلنے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے جو مزید تباہ کن ہے۔ اسی لیے ماہرین مشورہ دیتے ہیں کہ اگر ایک دو مرتبہ بچے کو اس طرح بیٹھے دیکھا ہے تو اس کی نگرانی کو یقینی بنائیں اور اس طرح بیٹھنے کی عادت سے جلد از جلد چھٹکارا دلائیں۔

انگوروں اور مونگ پھلی کا جادوئی شفائی مرکب: ریزویریٹرول

لندن: طبی ماہرین کی برادری نے کئی شواہد کے بعد ریزویریٹرول نامی مرکب کو حیرت اور رشک سے دیکھنا شروع کردیا ہے۔ مونگ پھلی، سبز و سرخ انگوروں اور بلیو بیری میں پایا جانے والا یہ مرکب دل کو توانا، بلڈ پریشر کو قابو اور کینسر کو دور رکھتا ہے۔ ایک تحقیق میں چوہوں پر اس کے مثبت اثرات دیکھے گئے ہیں جس میں ریزویریٹرول کو بلڈ پریشر کے مرض میں مفید پایا گیا ہے جبکہ ریزویریٹرول کا استعمال دماغی اعصاب (نیورون) کو عمر رسیدگی سے بچاتا ہے۔ یہ کیمیکل فالج اور دل کے دیگر امراض کو بھی روکتا ہے۔ لیکن اس کی ٹھوس وجہ سامنے نہیں آسکی ہے تاہم بعض ماہرین اس کے اینٹی آکسیڈنٹس خواص کو اس کی وجہ بتاتے ہیں۔ کنگز کالج لندن کے ماہرین نے پہلے چوہوں کو بلڈ پریشر کا مریض بنایا اور ریزویریٹرول سے ان کا علاج کیا۔ 15 روز تک چوہوں کو بلڈ پریشر کی حالت میں ریزویریٹرول دی گئی تو بلڈ پریشر میں 20 ملی میٹر کمی واقع ہوئی۔ ماہرین نے نوٹ کیا کہ اس مرکب نے چوہوں کی خون کی رگوں پر بھی بہت اچھے اثرات مرتب کئے اور اس میں پی کی جی ون اے نامی پروٹین کی آکسیڈائزیشن کا عمل ہوا۔ اچھی بات یہ ہے کہ جب ماہرین نے تجربہ گاہ میں اسے انسانی خون کی نالیوں کے خلیات پر آزمایا تو عین یہی اثرات مرتب ہوئے۔ لیکن ریزویریٹرول کی مطلوبہ حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ انگوروں اور دیگر پودوں میں اس کی خفیف مقدار پائی جاتی ہے۔

ٹماٹر کا رس دل کو تندرست اور بلڈ پریشر قابو میں رکھے

ٹماٹر جوس کا باقاعدہ استعمال بلڈ پریشر اور کولیسٹرول قابو میں رکھتا ہے

ٹوکیو: ٹماٹر کے متعلق ایک اچھی خبر یہ آئی ہے کہ اپنے بہت سارے کیمیکل اور غذائی اجزا کی بدولت یہ دل کے لیے مفید ہے اور بلڈ پریشر بھی قابو رکھنے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ٹماٹر کا رس پیا جائے تو اس کے بہتر فائدے برآمد ہوتے ہیں۔ پوری دنیا میں عام پایا جانے والا مرغوب پھل ٹماٹر خون میں مضر چکنائی کی مقدار کولیسٹرول کم رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہوا ہے لیکن اس پھل پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ ٹوکیو میڈیکل اینڈ ڈینٹل یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے اس ضمن میں ایک اہم مطالعہ کیا ہے جو ٹماٹر جوس کی افادیت ظاہر کرتا ہے۔ اس مطالعے کی تفصیلات فوڈ اینڈ سائنس نیوٹریشن میں شائع ہوئی ہیں۔ ٹماٹر میں کیروٹینوئڈ، وٹامن اے، کیلشیئم اور گیما امائنو بیوٹرائسک ایسڈ کی بڑی مقدار شامل ہوتی ہے۔ یہ تمام اجزا قلب کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ماہرین نے بتایا کہ دل کے مرض کی سب سے سادہ اور بڑی وجہ خون کی شریانوں کی تنگی، سختی اور ان کے اندر پلاک نامی سخت چربی نما اجزا کا جم جانا شامل ہے۔ اس سے خون کی رگیں سخت اور سکڑ جاتی ہیں اور بہاؤ کم ہونے کی وجہ سے دل کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے۔ اگر ذیابیطس، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر قابو میں رکھا جائے تو قلبی بیماریوں سے بہت حد تک محفوظ رہا جاسکتا ہے اور خون کی شریانیں بھی تندرست رہتی ہیں۔ اس ضمن میں پہلی مرتبہ مختلف لوگوں پر ٹماٹر یا اس کے رس کے اثرات معلوم کئے گئے اور یہ تحقیق ایک سال تک جاری رہی۔ تجربے میں 184 مرد اور 297 خواتین کو ایک سال کے لیے بھرتی کیا گیا اور انہیں ایک سال تک روزانہ مرضی کے مطابق ٹماٹر جوس پینے کا کہا لیکن شرط یہ تھی کہ اس کی مقدار 215 ملی لیٹر سے کم نہ ہو جو ایک کپ سے کچھ کم ہوتی ہے۔ اس دوران سائنسدانوں نے تمام افراد کے خون میں گلوکوز، بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کی آزمائش بھی انجام دی۔ شرکا کی فہرست میں 94 افراد یا تو بلڈ پریشر کے مریض تھے یا پھر اس کنارے جا پہنچے تھے اور ایک سال تک ٹماٹر جوس پینے کے بعد ان کا بلڈ پریشر 141 سے 131 تک ہوگیا جبکہ ڈائی اسٹالک بلڈ پریشر اوسطاً 83 سے 80 رہ گیا۔ یعنی مریض بلڈ پریشر کے دوسرے درجے سے پہلے درجے پر آگئے۔ اس کے اثرات تمام عمر کے مرد و زن پر یکساں دیکھے گئے۔ اس دوران مضر صحت کولیسٹرول میں بھی نمایاں کمی دیکھی گئی۔

آم.....طبی خصوصیات سے مالا مال پھل

ماہرین کے مطابق آم میں کیلوریز کی تعداد کم اور فائبر کی مقدار زیادہ پائی جاتی ہے۔ دوسری جانب آم کو وٹامن اے اور سی کا بہترین ذریعہ بھی کہا جاتا ہے۔ آم کا گودا فولیٹ، B6، آئرن، کم مقدار میں کیلشیئم، زنک اور وٹامن ای پر مشتمل ہوتا ہے۔ آم اینٹی آکسیڈنٹ خصوصیات سے بھرپور پھل ہے، جن میں مخصوص فیوٹو کیمیکل مثلاً گیلوٹینس اور میگفرین شامل ہیں۔ یہ تمام خصوصیات طبی طور پر آم کے فائدہ مند ہونے کی توثیق کرتی ہیں۔

165 گرام آم کی غذائیت

ایک آم (165 گرام) کی قاشیں جو غذائی اجزا فراہم کرتی ہیں ان میں 99 کیلوریز، 1.4 گرام پروٹین، 24.7 گرام کاربز، 0.6 گرام فیٹ، 2.6 گرام ڈائٹری فائبر، روزانہ کا وٹامن سی کا 67 فیصد، کاپر 20 فیصد، فولیٹ روزانہ کا 18 فیصد، 11.6 فیصد وٹامن بی 10، 6 فیصد وٹامن اے، 9.7 فیصد وٹامن ای، 7 فیصد نیاسن، 6.5 فیصد وٹامن کے، 6 فیصد B5، وٹامن 6 پوٹاشیم، 4.5 فیصد میگنیز، 4 فیصد تھیامائن اور 4 فیصد میگنیشیم ہے۔

صحت مند مدافعتی نظام

مدافعتی نظام کی خرابی بہت سی بیماریوں کی جڑ بنتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ماہرین ایک صحت مند انسان کے لیے صحت مند مدافعتی نظام ضروری قرار دیتے ہیں۔ آم چونکہ وٹامن اے، بی، سی، کے اور فولیٹ پر مشتمل ہوتا ہے، لہٰذا اس کے ذریعے مدافعتی نظام صحت مند رہتا ہے مثلاً وٹامن اے کی موجودگی انسانی جسم کو انفیکشن سے لڑنے میں مدد دیتی ہے۔ چنانچہ روزانہ ایک کپ (165 گرام) آم روزانہ 10 فیصد وٹامن اے کی مقدار پوری کرتا ہے۔ وٹامن سی انسان کو بہت سی بیماریوں سے دور رکھنے میں مددگار ہوتا ہے۔ وٹامن سی کے ذریعے خون میں سفید خلیات متاثر کن انداز میں کام کرتے ہیں، ساتھ ہی یہ جلد کے تحفظ میں بھی مددگار ہوتا ہے، چنانچہ روزانہ 165 گرام آم کا استعمال ایک تہائی وٹامن سی کی مقدار پوری کرتا ہے۔

دل کی صحت کیلئے بہترین

آم میگنیشیم، پوٹاشیم اور میگفرین پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ تمام اجزا دل کی صحت کے لیے بہترین قرار دیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور آم میں موجود پوٹاشیم دل کی رفتار کو معمول پر رکھنے اور خون کی شریانوں کو پرسکون بنانے کے ساتھ امراض قلب سے بچاؤ میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ دوسری جانب یہ غذائی اجزا خون میں کولیسٹرول کی سطح بھی کم کرتے ہیں۔ آم میں پائے جانے والے اینٹی آکسیڈنٹ میگفرین سے متعلق جانوروں پر کی گئی ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ یہ دل کے خلیوں کو سوزش، تکسیدی کشیدگی اور سکڑنے سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

نظام ہاضمہ کیلئے مفید

آم میں ایسی کئی غذائی خصوصیات پائی جاتی ہیں، جو نظام ہاضمہ کے لیے مفید ثابت ہوتی ہیں مثلاً امالائیسز یعنی جسم کے اندر موجود انزائمز کا ایک ایسا گروپ جو صرف نشاستے کو توڑ کر اسے چھوٹے اور سادہ مرکبات میں تبدیل کرتا ہے تاکہ وہ باسانی جذب ہوتے ہوئے جسم کے استعمال میں آجائیں۔ اس کے علاوہ آم پانی کے ساتھ ڈائٹری فائبر اور ہائیڈروجن بھی فراہم کرتا ہے۔ ہائیڈروجن پانی کی کمی کو دور کرتا ہے جبکہ ڈائٹری فائبر قبض، ڈائریا اور اسہال جیسی بیماریوں کا حل تصور کیا جاتا ہے۔ آم میں وٹامن اے کے علاوہ دو خاص اینٹی آکسیڈنٹس لیوٹین اور ذیازینتھن پائے جاتے ہیں۔

PRINTER, PUBLISHER, EDITOR: ABDUL HAMEED, EXECUTIVE EDITOR: M.M. SHUJA, PRINTED AT: WULAR ART PRESS SONA WAR AWANTABHAWAN NEW SHARA SRINAGAR JK
J&K, PUBLISHED AT: GAWKADAL SRINAGAR, R.N.I No: JKURD/2001/5920, POSTAL REG: 210/17, CONTACT: 0194-2471457, 9596001968

10 برسوں میں مہنگائی نہیں بڑھی / بی جے پی

نئی دہلی// بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے آج کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کے 10 سال کے دور حکومت میں موسمی وجوہات کے علاوہ کسی اور وجہ سے مہنگائی نہیں بڑھی۔ مرکزی وزیر راجیو چندر شیکھر، بی جے پی کے ترجمان گوپال کرشن اگروال اور ظفر اسلام نے یہاں پارٹی کے مرکزی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں مودی حکومت کے دس سال کی اقتصادی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ معاشی امور کے ماہر مسٹر اگروال نے کہا کہ اگر ہم مہنگائی کی شرح کی بات کریں تو بی جے پی کے دور میں مہنگائی کی شرح اوسطاً چار فیصد کے قریب مستحکم رہی ہے، جب کہ 2004 سے 2014 کے درمیان اوسطاً مہنگائی تقریباً دس فیصد تھی۔ انہوں نے کہا کہ موسمی وجوہات کے علاوہ مہنگائی کسی اور وجہ سے نہیں بڑھی اور جب بھی بڑھی ہے تو کچھ عرصے بعد قیمتیں نیچے آگئیں۔ 40 روپے کی چیز بھی 4 روپے میں فروخت ہوئی ہے۔ بی جے پی کے ترجمان نے کہا کہ پارٹی کے دس سال کے دور اقتدار میں وزیر اعظم نریندر مودی نے ہندوستان کو نہ صرف گھریلو معیشت بلکہ عالمی معیشت کو آگے لے جانے کے لیے ایک انجن بنایا۔ انہوں نے کہا کہ پہلی بار ہندوستان کا سامان اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) کی وصولی اپریل 2024 میں 2 لاکھ 10 ہزار کروڑ روپے سے تجاوز کر گئی۔ مسٹر ظفر اسلام نے کہا کہ ہندوستان کے پبلک سیکٹر انٹرپرائزز کی مالیت 2014 میں 5 لاکھ کروڑ روپے تھی جو اب 16 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ بیرونی قرضوں کے معاملے میں ہندوستان 14ویں نمبر پر ہے جبکہ چین کا قرضہ ہندوستان کے قرضوں سے 225 فیصد زیادہ ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے سکون سے کام کیا اور ملک کی تصویر بدل دی۔ ہندوستان میں مانگ بڑھ رہی ہے اور اسی وجہ سے ہماری اقتصادی ترقی کی شرح سال 2024-25 میں سات فیصد سے زیادہ رہنے کی امید ہے۔ ملک میں عدم مساوات کم ہوئی ہے، بیرونی قرضے بہت کم ہیں، مہنگائی کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریبی کے خاتمے کا کام اسی وقت ممکن ہے جب مہنگائی طویل عرصے تک نچلی سطح پر رہے گی۔ شری چندر شیکھر نے کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت میں ہندوستانی معیشت میں تبدیلی آئی ہے۔ پی ایس یو ہو، پبلک سیکٹر کے اداروں کی کارکردگی یا بدعنوانی سے پاک انتظامیہ۔ انتخابات میں وزیر اعظم مودی ان تمام کامیابیوں کی بنیاد پر ووٹ مانگ رہے ہیں لیکن کانگریس اپنے اقتدار کی ایک بھی کامیابی کا ذکر نہیں کر رہی ہے۔ ان کا منشور اور مہم خوشامد پر مبنی ہے۔ ملک کو آگے لے جانے اور طاقتور بنانے کا ان کا کوئی ارادہ نہیں۔ ترنمول کانگریس کے ایم ایل اے ہندوؤں کو گنگا میں ڈبونے کی بات کر رہے ہیں۔ وہ جائیداد کی دوبارہ تقسیم کی بات کر رہے ہیں۔ مسٹر اگروال نے کہا کہ جب معیشت ترقی کرتی ہے تو اس کے فوائد تمام طبقات میں تقسیم ہوتے ہیں لیکن کانگریس معیشت کو وسعت دینے کی بات نہیں کر رہی ہے بلکہ لوگوں کے اثاثہ کو دوبارہ تقسیم کرنے کی بات کر رہی ہے۔

پہلے دو مراحل میں ہی اڑ گئے بی جے پی کے طوطے / اکھلیش

بدایوں// سماج وادی پارٹی (ایس پی) صدر اکھلیش یادو نے جمعرات کو کہا کہ پہلے دو مراحل کی ووٹنگ میں ہی بی جے پی کے طوطے اڑ چکے ہیں۔ ایس پی امیدوار آدتیہ یادو کی حمایت میں بدایوں پہنچے اکھلیش یادو نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کا نام لیے بغیر کہا اب طوطے اڑنے والی بات آگئی ہے۔ طوطے تب اڑیں گے تب اڑیں گے۔ مجھے پتہ ہے کہ دلی والے بھی آج بدایوں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس بھی اطلاعات اور جانکاری کے ذرائع ہیں۔ طوطے جب اڑیں گے تب اڑیں گے لیکن ان کے طوطے تو آج ہی اڑ گئے ہونگے۔ اے آر ٹی او دفتر کے سامنے واقع میدان میں منعقد ریلی میں اکھلیش یادو نے بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا یہ صرف آئین ختم کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ کورونا کے ٹیکے پر کہا سب نے ویکسین لگوائی، لیکن ہمارے جیسے کچھ ساتھی ہونگے جنہوں نے نہیں لگوائی۔ جنہوں نے لگوائی وہ آج سرٹیفکیٹ دیکھتے ہونگے تو اس پر کیا گزرتی ہوگی۔ جو یہ دیکھتے ہونگے وہ آج بی جے پی کے خلاف ووٹ دینے نکل پڑے ہیں۔ بی جے پی اس وقت مصیبت میں ہے موقع دیکھ رہی تھی۔ انتخابی بانڈز پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دنیا کی کوئی سیاسی جماعت ایسی نہیں ہوگی جس نے اپنے ہی بڑے پیمانے پر پیسہ اکٹھا کیا ہو۔ اکھلیش نے اپنی تقریر میں انہیں دہلی والے اور لکھنؤ والے کہہ کر کئی بار طنز کیا۔ اکھلیش نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے مہنگائی کے دور میں پارلے جی بسکٹ کو سکھا دیا ہے۔ جیسے جیسے مہنگائی بڑھی، پیکٹ میں بسکٹ کی تعداد کم ہوتی گئی۔ اسی طرح وہ کھاد کی بوریوں سے کھاد نکال کر مہنگائی کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ بی جے پی نے پہلے ہی کھاد کی مقدار 5 کلو کم کردی ہے۔ اگر بی جے پی کی حکومت دوبارہ آئی تو آپ کو پارلے جی بسکٹ کے پیکٹ میں ایک بسکٹ ملے گا اور آپ کو تھیلی میں کھاد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی نے فیصلہ کیا ہے کہ اقتدار سے باہر آنے کے ساتھ ہی ... کسانوں کو محسوس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب بی جے پی کے لوگ اقتدار میں آئے تو وہ کہتے تھے کہ وہ کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کریں گے۔ آج کسانوں کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ کسانوں کے لیے کالے قانون بنانے کا کام کیا۔ اگر یہ قوانین بنائے جاتے تو کسانوں کی کمائی صنعت کاروں کے ہاتھ میں چلی جاتی۔ اگنی ویر یوجنا کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔ نوجوانوں کو چار سال نوکریاں دے کر ان کا مستقبل تباہ کیا جارہا ہے۔ جلسہ گاہ پر کھڑے پولیس والوں کو دیکھ کر انہوں نے کہا کہ اگر ایس پی دوبارہ اقتدار میں آتی ہے تو وہ پولیس کی مدت کو تین سال تک کم کر دیں گے۔ اس دوران ان کی اعلانات کے ساتھ اکھلیش نے نوجوانوں کے لیے ایپونس سنٹر بنانے کا وعدہ بھی کیا۔ ایس پی صدر نے کہا ہم سابقہ اسکیم بھی نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ہاتھ اٹھا کر عوام سے پوچھا کہ کیا وہ ان کی بی جے پی والوں سے اپنا حساب کتاب کریں گے یا نہیں۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے ایس پی کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہیں بدایوں کے عوام پر مکمل اعتماد ہے۔ میڈیکل کالج کے بارے میں انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے اسے کالج کہہ کر، بار بار کردیا ہے۔ بی جے پی والے کہتے ہیں کہ گھر والے لڑ رہے ہیں۔ اگر بی جے پی کو برا لگتا ہے تو اسے یہ عہد کرنا چاہئے کہ وہ خاندان کے کسی فرد کو میدان میں نہیں اتارے گی اور نہ ہی خاندان کے کسی فرد سے ووٹ لے گی۔ ہم پی ڈی اے خاندان سے لڑ رہے ہیں۔

گجرات کے احسان کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا / وزیراعظم

سریندر نگر// وزیراعظم نریندر مودی نے جمعرات کو سریندر نگر میں کہا کہ گجرات جس طرح سے ان پر محبت کی بارش کر رہا ہے اسے وہ کبھی نہیں بھول سکتے۔ سریندر نگر، گجرات میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں ماؤں اور بہنوں نے کھڑے ہو کر انہیں آشیرواد دیا۔ وہ سر جھکا کر ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جس طرح سے گجرات پچھلے دو دنوں سے ان پر پیار کی بارش کر رہا ہے۔ وہ گجرات کا قرض کبھی نہیں چکا سکتے۔ ان کا سرکاری کیریئر سوراشٹر سے شروع ہوا۔ سوراشٹرا نے انہیں پہلی بار ایم ایل اے بنایا۔ اس گجرات نے انہیں اس قدر مضبوطی سے ڈھالا ہے کہ وہ کبھی نہیں گرتے۔ انہوں نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ لوگوں کا سر اونچا ہو جائے، لوگوں کا سینہ 56 انچ چوڑا ہو جائے۔ وہ اس کی وجہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ عوام کی عنایات اور محبت ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ ہم چھوٹا نہیں سوچتے۔ ہم کوئی چھوٹا کام نہیں کرتے۔ مجسمہ بناتے ہیں تو دنیا کا سب سے بڑا ہوتا ہے۔ اسٹیڈیم بناتے ہیں تو دنیا کا سب سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب کچا کچھ کرنا ہی نہیں۔ اب ہم ترقی یافتہ ہندوستان کے 25 سال کے مقصد کے ساتھ نکلے ہیں۔ جب ہندوستان کی آزادی کے 100 سال مکمل ہوں گے تو ہندوستان کو دنیا کا ایک ترقی یافتہ ملک ہونا چاہیے یعنی ہمارے گجرات کو پانچ سال پہلے ترقی کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھوپیندر بھائی کی قیادت میں ہمیں گجرات کو تیز رفتار ترقی یافتہ ہندوستان بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”اس کے لیے چاہے وہ دلی ہو یا گاندھی نگر، ہم مل کر 140 کروڑ ہم وطنوں کے خوابوں کو پورا کریں گے لیکن اس کے لیے انہیں ہمیشہ مضبوط ہونا پڑے گا۔ اگر ہم ترقی یافتہ ہندوستان، ترقی یافتہ گجرات بنانا چاہتے ہیں تو ان کے خاندان کا بیٹا دلی میں بیٹھا ہے اسے مضبوط کرنے کی ذمہ داری خاندان کے افراد پر ہے۔ آپ سب میرے خاندان کے افراد ہیں۔

پنجاب میں گینگسٹر کلچر اور منشیات کا خاتمہ کرکے سرمایہ کاروں کیلئے سازگار ماحول بنائیں گے / بادل

کھنہ/ لدھیانہ//
شرومنی اکالی دل کے صدر سکھبیر سنگھ بادل نے جمعرات کو کہا کہ عام آدمی پارٹی کے دور اقتدار میں لا اینڈ آرڈر کی خرابی اور گینگسٹر کلچر نے پنجاب کی صنعت کو برباد کر دیا ہے اور اعلان کیا کہ اکالی دل کے اقتدار میں آنے پر حکومت غنڈوں کا صفایا کرے گی اور ریاست میں سرمایہ کاروں کے لیے سازگار ماحول بنائے گی۔ ایس اے ڈی کے صدر نے پارٹی امیدوار رنجیت سنگھ ڈھلوں کی حمایت میں مہم چلانے کے ساتھ ساتھ فتح گڑھ صاحب کے امیدوار بکرم جیت سنگھ خالصہ کی حمایت میں کھنہ میں پنجاب بچاؤ یاترا کی قیادت کرنے کے علاوہ یہاں صنعتکاروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا: ”یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ گھریلو صنعت کار پنجاب چھوڑ رہے ہیں اور اتر پردیش اور مدھیہ پردیش میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے صنعت کاروں نے پہلے ہی 20 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری دوسری ریاستوں میں کر رکھی ہے، جو ریاست کی معیشت کے لیے بہت بڑا نقصان ہے۔ مسٹر بادل نے کہا کہ اس صورتحال کے لئے اے اے پی حکومت اور وزیراعلیٰ بھگونت مان پوری طرح سے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا، ”صنعت کاروں نے مجھے بتایا کہ ان کے بہت سے ساتھیوں نے جبراً وصولی کی رقم دینا مناسب سمجھا کیونکہ ریاستی حکومت غنڈوں کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔“ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ صنعت کاروں نے انہیں بتایا کہ انہیں اے اے پی حکومت کی طرف سے ایک بھی رعایت نہیں ملی ہے اور اس کے علاوہ ان کے بجلی کے بلوں میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے جس سے ان کا کاروبار ناقابل عمل ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض صنعتکاروں نے یہ بھی بتایا کہ انہیں خام مال کی فراہمی میں مسائل کا سامنا ہے کیونکہ موجودہ حالات سے نمٹنے انہیں پریشانیوں کا سامنا ہے۔ پنجاب میں سرمایہ کاری کے بگڑتے ماحول کا سخت نوٹس لیتے ہوئے اکالی دل کے صدر نے کہا کہ ان کی پارٹی گینگسٹر کلچر اور منشیات کے خاتمے کے لیے پرعزم ہے۔ اکالی دل دونوں مسائل پر زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ ساتھ پچھلی اکالی حکومت کے دوران قائم کیا گیا پنجاب انویسٹمنٹ ڈپارٹمنٹ کو بحال کیا جائے گا اور ریاست کو سرمایہ کاری کے لیے پرکشش مقام بنانے کے لیے سرمایہ کاروں کو مناسب رعایتیں دی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ چھوٹے صنعتی کاروبار کی حوصلہ افزائی کے لیے نئی پالیسی بنائی جائے گی اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ صنعت کو مناسب قیمت پر بجلی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ مسٹر بادل نے کہا، ”یہ انتہائی قابل مذمت ہے کہ تمام قومی پارٹیاں یہ بتانے کے بجائے کہ وہ کاروبار اور صنعت، کسانوں اور عام آدمی کے لیے کیا کریں گی، مذہب اور ذات پات کی بنیاد پر ملک کو تقسیم کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔“ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ انتخابات میں حصہ لینے والی تمام جماعتوں کی ساکھ کے ساتھ ساتھ ماضی کے ٹریک ریکارڈ کو بھی چیک کریں۔

اقوام متحدہ کا مکمل رکن بننے کی فلسطین کی کوشش پر نظرثانی کرنے کی ہندوستان کو امید

نئی دہلی/ نیویارک// غزہ میں جاری تنازعہ اور امریکی ویٹو کے بعد ہندوستان نے امید ظاہر کی ہے کہ اقوام متحدہ کا مکمل رکن بننے کے لیے فلسطین کی کوشش پر دوبارہ غور کیا جائے گا اور دیگر اراکین اس کی حمایت کریں گے۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کی مستقل نمائندہ روچیرا کمبوج نے ویٹو کے استعمال پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک بیان میں کہا کہ ”ہم نے بہرحال نوٹ کیا ہے کہ اقوام متحدہ میں رکنیت کے لیے فلسطین کی درخواست کو مذکورہ ویٹو کی وجہ سے سلامتی کونسل نے منظور نہیں کیا تھا۔ میں یہاں سب سے پہلے یہ کہنا چاہوں گی کہ ہندوستان کے دیرینہ موقف کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہمیں امید ہے کہ مناسب وقت پر اس پر نظرثانی کی جائے گی اور اقوام متحدہ کا رکن بننے کے لیے فلسطین کی کوششوں کی حمایت کی جائے گی۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے 18 اپریل کو اقوام متحدہ کی رکنیت کے لیے فلسطین کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ پی۔ 5 کے رکن امریکہ نے اس درخواست کو ویٹو کر دیا۔ 15 رکنی سلامتی کونسل نے ایک مسودہ قرارداد پر ووٹ دیا جس میں 193 رکنی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو سفارش کی گئی تھی کہ ریاست فلسطین کو اقوام متحدہ کی رکنیت میں شامل کیا جائے۔ اس قرارداد کے حق میں 12 ووٹ پڑے جب کہ سوئٹزرلینڈ اور برطانیہ نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا جبکہ امریکہ نے اسے ویٹو کر دیا۔ کونسل کے کم از کم نو اراکین کو مسودہ قرارداد کے حق میں ووٹ دینے کی ضرورت تھی۔

ہندوستان، انڈونیشیا مشترکہ دفاعی تعاون کمیٹی کی ساتویں میٹنگ کل ہوگی

نئی دہلی// ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان مشترکہ دفاعی تعاون کمیٹی کی ساتویں میٹنگ کل یہاں ہوگی۔ وزارت دفاع نے بدھ کو ایک بیان جاری کرکے کہا ہے کہ اس اجلاس کی مشترکہ صدارت سکریٹری دفاع گریدھر ارمانے اور انڈونیشیا کی وزارت دفاع کے سکریٹری جنرل ایئر مارشل (ریٹائرڈ) ڈونی ایرماوان توفنٹو کریں گے۔ ملاقات میں فریقین مشترکہ دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔ ہندوستان-انڈونیشیا دوستی، جسے 2018 میں جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی سطح تک بڑھایا گیا تھا، نے دفاعی صنعت، سائنس اور ٹکنالوجی وغیرہ کے میدان میں تعاون کے نئے شعبوں تک دو طرفہ تعلقات کے دائرہ کار کو وسعت دی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان دفاعی سرگرمیوں میں تنوع آیا ہے جس میں خدمات کے درمیان وسیع رابطے، فوجی تبادلے، اعلیٰ سطح کے دورے، صلاحیت سازی اور تربیتی پروگرام، اقوام متحدہ کے امن مشن میں تعاون اور دو طرفہ مشقیں شامل ہیں۔ ایئر مارشل طوفانتو ہفتہ تک ہندوستان کے دورے پر ہیں اور وہ نئی دہلی اور پونے میں ہندوستانی دفاعی صنعتوں کے شعبے سے متعلق بات چیت بھی کریں گے۔

بی جے پی نے قیصر گنج سے برج بھوشن شرن سنگھ کے بیٹے کو اپنا امیدوار بنایا

نئی دہلی// بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے ممبر پارلیمنٹ برج بھوشن شرن سنگھ کے بیٹے کرن بھوشن سنگھ کو اتر پردیش کی قیصر گنج لوک سبھا سیٹ سے اپنا امیدوار بنایا ہے۔ آج یہاں جاری کردہ پارٹی کی 17ویں فہرست میں قیصر گنج اور رائے بریلی سیٹوں کے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ انڈین ریسلنگ فیڈریشن کے صدر کے عہدے پر فائز رہتے ہوئے تنازعات میں گھرے برج بھوشن شرن سنگھ کو ٹکٹ نہیں دیا گیا اور ان کے چھوٹے بیٹے کو قیصر گنج سے بی جے پی کا ٹکٹ دیا گیا ہے۔ رائے بریلی سیٹ سے دنیش پرتاپ سنگھ کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔

انڈین کوسٹ گارڈ نے زخمی ماہی گیر کی جان بچائی

نئی دہلی// ہندوستانی کوسٹ گارڈ نے ایک جرات مندانہ کارروائی کرتے ہوئے کشتی میں سر پر چوٹ لگنے سے شدید زخمی ہونے والے ماہی گیر کی جان بچانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ وزارت دفاع نے جمعرات کو کہا کہ ماہی گیر کو یکم مئی کی رات خراب موسم کی وجہ سے اپنی کشتی میں گرنے سے سر پر شدید چوٹ آئی تھی۔ اس وقت سینٹ فرانسس نامی یہ کشتی گجرات میں ویراول سے 130 کلومیٹر مغرب میں سمندری علاقے میں تھی۔ جب کوسٹ گارڈ ریسکیو سنٹر کو اس کی اطلاع ملی تو نگرانی کے مشن پر تعینات اس کے جہاز سی۔153 نے اپنا راستہ تبدیل کیا اور زخمی ماہی گیر کو کشتی سے نکال کر علاج کے لیے ویراول کے طبی مرکز میں منتقل کیا۔ اس آپریشن کے ساتھ کوسٹ گارڈ نے ایک بار پھر سمندر میں جان و مال کے تحفظ کے اپنے عہد کو پورا کیا ہے۔

سسودیا نے ضمانت کے لئے ہائی کورٹ سے اپیل کی

نئی دہلی// دہلی کے سابق نائب وزیر اعلیٰ اور عام آدمی پارٹی (آپ) کے سینئر لیڈر منیش سسودیا نے جمعرات کو دہلی ایکسائز پالیسی کیس میں ضمانت کے لئے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ مسٹر سسودیا کی ضمانت کی عرضی کو فوری سماعت کے لیے بھیج دیا گیا اور اس کی سماعت 3 مئی کو ہوگی۔ آپ کے لیڈر نے دونوں معاملوں میں ضمانت کی درخواست کی ہے، جن میں سے ایک انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ رجسٹرڈ منی لانڈرنگ سے متعلق ہے اور دوسرے کی تحقیقات سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کر رہی ہے۔ دہلی کی ایک عدالت نے اس سے قبل دو مواقع پر ان کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ سی بی آئی کے کیس میں ان کی پہلی ضمانت کی درخواست 31 مارچ 2023 کو مسترد کر دی گئی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے 29 اپریل 2023 کو ای ڈی کے کیس میں دوسری ضمانت کی درخواست کو بھی مسترد کر دیا تھا، جس کے بعد موجودہ درخواست ہائی کورٹ میں داخل کی گئی ہے۔ دہلی ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی ای ڈی اور سی بی آئی دونوں معاملات میں ضمانت دینے سے انکار کے خلاف مسٹر سسودیا کی نظرثانی کی درخواستوں کو مسترد کر دیا تھا۔ ای ڈی اور سی بی آئی دونوں معاملوں میں ان کی کیوریٹیو پٹیشنز کو بھی مسترد کر دیا گیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے گزشتہ سال ان کی ضمانت کی عرضی کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر مقدمے کی سماعت سست رفتاری سے چلتی ہے تو وہ نچلی عدالت میں ضمانت کی نئی درخواست دائر کر سکتے ہیں۔ مسٹر سسودیا کو گزشتہ سال سی بی آئی نے 26 فروری کو اور پھر ای ڈی نے 9 مارچ کو گرفتار کیا تھا۔ سی بی آئی نے الزام لگایا ہے کہ مسٹر سسودیا اور دیگر نے ایکسائز پالیسی 2021-22 کے بارے میں 'سفارشات کرنے اور فیصلے کرنے' میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔

پاکستان کا دنیا میں سب سے زیادہ مشکوک ٹریک ریکارڈ ہے / روچیرا کمبوج

نیویارک// اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ہندوستان کی مستقل نمائندہ روچیرا کمبوج نے پاکستان پر پردہ دار حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد تمام پہلوؤں سے ایک ”سب سے زیادہ مشکوک ٹریک ریکارڈ“ رکھتا ہے۔ ان کا یہ تبصرہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے منیر اکرم کے کشمیر، بی جے پی، راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور ہندوستانی مسلمانوں کے حوالے سے بھارت کے خلاف ریمارکس کے بعد سامنے آیا ہے۔ روچیرا کمبوج نے کہا کہ امن کی ثقافت ہندوستان کی بھرپور تاریخ، متنوع روایات اور گہرے فلسفیانہ اصولوں میں گہرائی سے جڑی ہوئی ہے۔ اس نے اہنسا کے نظریے کو ”امن کے تئیں ہندوستان کے عزم کی بنیاد“ قرار دیا۔ کمبوج نے کہا، ”اس اسمبلی میں، جیسا کہ ہم ان مشکل وقتوں میں امن کی ثقافت کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں، ہماری توجہ تعمیری بات چیت پر قائم رہتی ہے۔ اس طرح ہم ایک مخصوص وفد کے ریمارکس کو ایک طرف رکھنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، ”ہم اس وفد کو احترام اور سفارت کاری کے ضروری اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی پرزور حوصلہ افزائی کریں گے جو ہمیشہ ہماری بات چیت کی رہنمائی کرتے ہیں یا کسی ایسے ملک سے پوچھنا بہت زیادہ ہے جو اپنے آپ میں تمام پہلوؤں پر انتہائی مشکوک ٹریک ریکارڈ رکھتا ہے۔“ اپنے ریمارکس میں، کمبوج نے کہا کہ ہندوستان گرجا گھروں، خانقاہوں، گردواروں، مساجد، مندروں اور عبادت گاہوں پر بڑھتے ہوئے حملوں سے پریشان ہے اور اس بات پر زور دیا کہ ان کارروائیوں کے لیے عالمی برادری سے ”تیز اور متحد ردعمل“ کی ضرورت ہے۔ کمبوج نے کہا، ”آج ہماری دنیا میں، ہمیں جغرافیائی سیاسی کشیدگی اور غیر مساوی ترقی سے پیدا ہونے والے اہم چیلنجوں کا سامنا ہے۔ مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر بڑھتی ہوئی عدم برداشت، امتیازی سلوک اور تشدد واقعی ہماری فوری توجہ کا متقاضی ہے۔ ہمیں مقدسات پر بڑھتے ہوئے حملوں سے خاص طور پر تشویش ہے۔ اس طرح کی کارروائیوں کے لیے عالمی برادری کی جانب سے تیز اور متحد ردعمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے یہ بہت اہم ہے کہ ہماری بات چیت سیاسی مصلحتوں کے خلاف مزاحمت کرتے ہوئے ان مسائل کو واضح طور پر حل کرے۔

رائے بریلی سے دنیش پرتاپ اور قیصر گنج سے کرن بھوشن ہونگے بی جے پی امیدوار

لکھنؤ// بی جے پی نے رائے بریلی اور قیصر گنج لوک سبھا سیٹ کے لئے امیدواروں کا اعلان جمعرات کو کردیا۔ رائے بریلی سے دنیش پرتاپ سنگھ اور قیصر گنج سے کرن بھوشن سنگھ بی جے پی امیدوار کے طور پر الیکشن کے میدان میں اتارے گئے ہیں۔ 56 سالہ دنیش پرتاپ 2019 کے لوک سبھا الیکشن میں کانگریس کی سابق صدر سونیا گاندھی کے خلاف میدان میں تھے حالانکہ انہیں گاندھی کنبے کے قلعہ میں شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس ہائی پروفائل سیٹ پر آج شام تک کانگریس امیدوار کا اعلان ہونے کا امکان ہے۔ ادھر قیصر گنج لوک سبھا سیٹ سے جنسی ہراسانی کے الزامات سے گھرے بی جے پی ایم پی برج بھوشن سنگھ کے ولد کرن بھوشن سنگھ سے پارٹی نے امیدوار بنایا ہے۔ کرن بھوشن نے آج ہی قیصر گنج لوک سبھا سیٹ سے بی جے پی کے ممکنہ امیدوار کے طور پر چار سیٹ پر چہ نامزدگی خریدا تھا۔ ایم پی نمائندے سنجیو سنگھ نے جمعرات کو یو این آئی کو بتایا کہ بی جے پی ہائی کمان کی ہدایت پر کرن بھوشن سنگھ کا کمل نشان کے لئے قیصر گنج لوک سبھا سیٹ پر امیدواروں کو لے کر انتخابی عمل پورا کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پارٹی کا امیدوار قرار دیے جانے کے بعد جمعہ کو پرچہ نامزدگی کے آخری دن کرن بھوشن پرچہ نامزدگی داخل کریں گے۔

بھارت نے کینیڈا کے وزیراعظم جسٹن ٹروڈو کی تقریب میں خالصتان کے حق میں نعروں کی مذمت کی

نئی دہلی// وزارت خارجہ امور نے کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کی ایک عوامی تقریب میں لگائے گئے خالصتان کے حامی نعروں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کینیڈا میں علیحدگی پسندی، انتہا پسندی اور تشدد کو دی گئی سیاسی جگہ کی عکاسی کرتا ہے۔ وزارت خارجہ امور کے ترجمان جیسوال نے ٹروڈو کے پہلے کے ریمارکس پر تنقید کی اور اس بات پر زور دیا کہ وہ کینیڈا میں تشدد اور جرائم کے ماحول کو فروغ دیتے ہیں، جس سے نہ صرف ہندوستان۔

ایک نومسلم دوشیزہ کی روح فرسا داستاں

نازش ہما قاسمی۔۔۔۔انسان جب خدا کی خدائی کا قائل ہوجاتا ہے تو پھر لاکھ مصائب والم آئیں وہ اپنے محبوب کی محبت میں گرفتار ہوکر بھی مصائب کونہایت ہی خوش اسلوبی سے جھیل جاتا ہے کیوں کہ ان کا تعلق بالراست خدا سے ہوتا ہے دنیا کی مصیبتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ پاتیں ان کے پاؤں توحید پر جمے رہتے ہیں۔ صحابہؓ کی تاریخ سے لے کر آج تک لاکھوں واقعات بکھرے پڑے ہیں کہ ان کو دنیا کی ستم نے ان کے پاؤں میں ذرا بھی لغزش پیدا نہ ہونے دی اور وہ اپنے توحید پر ڈٹے رہے۔ عشق رسول اور عشق خدا سے سرشار ایک نومسلم دوشیزہ کی روح فرسا داستاں جو بھوپال شہر کے پنڈت اور متمول گھرانے سے تعلق رکھنے والی گیتا شرما (بدلا ہوانام) کا ہے۔ راقم نے جب ان سے سوال کیا کہ آپ کس طرح ایمان لائے اور کن کن مصائب سے دوچار ہوئیں تو انہوں نے جوانکشاف کیا وہ دل کوخون کے آنسو رلانے کے لیے کافی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

میرا نام گیتا شرما ہے (بدلا ہوانام) میں ایک پنڈت گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں میں نے BBA اور MBA سکنڈ سال کیا ہے میرے خاندان کے لوگ بہت ہی اچھے تھے، پاپا کا بزنس تھا وہ شراب کے ٹھیکے چلاتے تھے، اور میں کوٹک مہندرا لائف انشورنش میں بطور ڈرائیور کام کرتی تھی۔ ہماری آفس میں کچھ دوست تھے جو مسلم گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ ہم لوگ پارٹی ڈسکو وغیرہ انجوائے کیا کرتے تھے کیوں کہ شہروں میں لڑکی اور لڑکے ایسے ہی رہتے ہیں اور میں ایک بہت بڑے بزنس مین کی بیٹی تھی تو ہمارے یہاں یہ بات معیوب بھی نہیں تھی۔ 2013ء کی بات ہے جب اس سال رمضان آیا اور مجھے اس سے پہلے پتہ نہیں تھا کہ رمضان کیا ہوتا ہے۔ میں نے رمضان المبارک میں ایک پارٹی رکھی اور اپنے دوستوں کو بھی بلایا جس میں سمرین، عائشہ، اور ذوالفقار، عمران شعیب یہ تمام مسلمان دوست نہیں آئے۔ اور میں نے دیکھا کہ تمام لڑکیاں برقعے میں آنے لگی، اور لڑکے ٹوپی لگانے لگے تو میں نے کہا کہ تم لوگ پاگل ہوگئے ہو کیا؟ تو ان انہوں نے بتایا کہ یہ ہمارے اللہ کا سب سے پاک مہینہ ہے، اس میں ہم ہر وہ کام سے دوری اختیار کرتے ہیں جو اللہ تعالی نے کرنے کو منع فرمایا ہے۔

اب مجھے غصہ آگیا اور کہا تم کچھ کھاؤ گے بھی نہیں اس مہینے میں ہمارے ساتھ تو میں کیا کھاؤں گی اکیلے؟ میں بھی روزہ رکھوں گی۔ میں نے بھی تین روزے سے روزہ رکھنا شروع کردیا اس وقت یہاں برسات ہورہی تھی ہم لوگ سب ساتھ میں روزہ رکھتے تھے صبح مجھے فون کرکے میرے مسلم دوست اٹھادیتے، سحری کراتے شام کو افطاری۔ ہم کبھی ان کے گھر میں یا کبھی ہوٹل میں افطاری کرتے۔ میں اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی باتوں کو سنتی رہتی میں گاڑی بھی چلا رہی ہوتی تو کان میں ایئرفون لگا کر اسلامی بیانات سے اپنے دل کو منور کرتی رہتی۔ اسی وقت سے اللہ نے مجھے چن لیا میرے گھر والوں کو شک ہونے لگا کہ میں شلوار سوٹ اور نقاب باندھنے لگی ہوں، میرے فون کی رنگ ٹون بھی اللہ کے نام کی نظم ہوگئی تھی۔ ایک دن میری بہن اور اور بہنوئی آئے مجھے لے کر مندر گئے میں نے صاف منع کردیا اندر جانے سے اور پوجا کرنے سے وہ گھر آکر بہت ڈانٹے اور گھر میں ہنگامہ برپا ہوگیا امی ابو کہنے لگے کہ یہ کوئی مسلمان لڑکے سے پیار تو نہیں کربیٹھی ۔۔۔ میں اپنے گھر کی مصیبت بنتی جارہی تھی سب لوگ پریشان رہتے مسلمانوں کی غلط چیزوں کو دکھاتے، مسلمانوں سے متنفر کرنے کے لیے آتنک وادیوں کی کلپ بتاتے پتہ نہیں اور کیا کیا مجھے دکھاتے تا کہ میں اسلام سے متنفر ہوجاؤں۔

لیکن میرے دل میں تو خدا کی محبت رچ بس گئی تھی ایک دن مجھے قرآن پاک دیکھنے کی دل میں خواہش پیدا ہوئی میں پاس کی ایک مسجد میں گئی جہاں میں نے کلام پاک مانگا اور اسے بائیں طرف سے دیکھنے لگی انہوں نے کہا کہ یہ کیا کررہی ہو یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ اسی وقت میں نے اس دکاندار سے اپنے دل کی بات سچ سچ بتادی اس وقت انہوں نے مجھے ایک آپا جی کا نمبر دیا جو قرآن پڑھاتی تھی، پھر میں ان کے وہاں گئی اور اس وقت میں اپنی کار سے گئی تھی ابو اور بھائی میرے پیچھے تھے لیکن مجھے پتہ نہیں تھا، میں کار سے اترنے لگی تو میں نے کار کی کانچ میں دیکھا کہ پیچھے ابو ہیں تو میں نے باجی کو دور سے اشارہ کرکے روک دیا۔ پاپا مجھے وہیں مارنا شروع کردیے اور مجھے لے کر گھر آگئے۔ اسی دن میں نے یہ طے کرلیا کہ جب میں نے غلط کیا تو کسی نے نہیں روکا اور آج میں کچھ اچھا کرنے جارہی ہوں تو سب روک کیوں رہے ہیں؟ میں نے خدا سے اپنی محبت کا اعلان کرہی دیا۔ رمضان کے آخری روزے کے دن میں نے اسلام قبول کرلیا۔ ابو نے میرا موبائل فون چھین لیا اور مجھے بہت کچھ کہا میں نے بھی کہہ دیا کہ میں اس اللہ سے اور اس کے نبی ﷺ سے محبت کرتی ہوں آپ کو جو بھی کرنا ہے تم کرلو میں دین حنیف سے پھر نہیں سکتی پھر میں نے اللہ سے دعا کی اور روتے روتے میں چھت پر چلی گئی وہاں میں دیکھتی ہوں کہ آسمان میں کعبہ شریف میرے سامنے ہے ایسا منظر تھا کہ میں لفظوں میں بیان نہیں کرسکتی وہ کیا منظر تھا اور ایسے کئی دیگر چمتکار ہونے لگے مثلاً میں جو نیت کروں اللہ اسے پوری کردیتے تو میں نے آخری بار اللہ سے دعا کی کہ اگر میں تجھے پا نہیں سکتی تو تیرے پاس ہی آجانا چاہتی ہوں۔

میں نے رات چار بجے کے قریب بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر ہارپک تیزاب پی لیا اور پھر کیا ہوا ایمبولینس آئی اور مجھے پاس کے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کیا ابو نے ڈاکٹر کی باہر سے ٹیم بلوائی کہ مجھے کسی بھی طرح کسی بھی حال میں بچالیا جائے ڈاکٹر نے بھی تھوڑا گھبرا رہے تھے میرا کیس لینے سے۔ میرے گلے سے پیٹ تک پورا اندر سے جل گیا میرے آنت کی ایک پائپ خراب ہوگئی۔ 19 دن تک آئی سی یو میں رہی اور پھر باہر آئی میں خدا کی قدرت سے بچ گئی تھی اس وقت بھی میں اپنے منہ سے صرف اللہ اللہ کہتی رہی اور ابو مجھے سمجھاتے رہے انہوں نے کئی تانترک کو لے آئے اور گھر میں پوجا کروائی میں ہاسپٹل میں آئی سی یو سے نکل کر پرائیوٹ روم میں آگئی تھی وہاں سے میں اپنے لیپ ٹاپ میں نیٹ سے سرچ کرتی رہی پھر مجھے میرے فیس بک دوست نے کھتولی کے عبدالقدیر بھائی کا نمبر دیا میں نے ان سے رابطہ کیا اور ان سے کہا کہ مجھے آنا ہے پھر میں نے کہا کہ میں یہاں سے تین دن میں ڈسچارج ہوجاؤں گی انہوں نے میرے لیے اے سی ٹکٹ بک کروایا میں اپنے گھر میں بہت برا محسوس کرتی تھی مجھے گھٹن سی محسوس ہوتی تھی پھر میں گھر سے مکمل طور پر ناطہ توڑنے کا فیصلہ کرلیا اور وہاں سے بھاگ گئی اور میں نے بھوپال سے اے سی کوچ میں بیٹھ گئی، اور میں حضرت نظام الدین پہنچ گئی، وہاں مجھے شاہنواز اور قدیر بھائی لینے آئے وہ مجھے لے کر مظفرنگر کے پاس کھتولی گاؤں لے گئے وہاں آکر میں نے ان کے گھر والوں کو اپنے ساتھ پیش آئے واقعات سے بتائے اور بہت جلد جلد اسلام سیکھنے لگی میں نے قرآن پاک انگلش میں اور ہندی میں پڑھ لیا کافی عورتیں مجھے دین سکھاتی تھیں میں دن بھر وہاں رو کر کتابیں پڑھتی میں نے وہاں بہت ہی قلیل مدت میں بہت کچھ سیکھ گئی۔ پھر حضرت مولانا کلیم صاحب صدیقی کے بارے میں مجھے بتایا گیا میں نے کہا کہ یہ کون ہیں میں ان سے ملنا چاہتی ہوں عبدالقادر بھائی نے کہا کہ ان سے ملنا آسان کام نہیں ہے میں نے کہا کہ ٹھیک ہے انشاء اللہ میں کہتی ہوں کہ میں ان کے پاس نہیں بلکہ وہ خود میرے پاس آئیں گے۔

سبھی نے میرا مذاق اڑایا پر اللہ میرے دل کا حال جانتا تھا پھر عبدالقادر بھائی نے مجھے ایک کمرہ دیا میں وہاں دو مہینے رہی اور میں نے حضرت بلال کا قصہ سن رکھا تھا کہ ان سے کوئی شادی نہیں کرتا ہے تو اللہ کے محبوب کہتے ہیں حضرت بلال جنتی ہے۔ جب میرا رشتہ آیا تو میں نے نکاح کے لیے بنا دیکھے ہی ہاں کردی تھی اور کہا کہ قدیر بھائی آپ جو بھی کریں گے اچھا ہی کریں گے پھر حضرت مولانا کلیم صاحب صدیقی عبدالرحمن (دھان سنگھ) کا رشتہ لے کر مجھ سے خود ملنے کھتولی آئے۔ اور میرا نکاح جمعہ کے دن عصر کے وقت بتاریخ 13.12.13 کو ہوا۔ حضرت نے ہی نکاح پڑھایا، پھر مجھے رخصت کیا گیا۔ مجھے ماں باپ سے دور ہونے پر اتنے آنسو بھی نہیں آئے جتنا آنسو قدیر بھائی اور بھابھی سے دور ہونے پر آرہے تھے۔ عبدالرحمن سے میرا نکاح ہوئے تین ماہ بھی نہیں ہوئے تھے کہ ان کے دل میں پیسوں کی لالچ آئی انہیں یہ علم ہوگیا تھا کہ میں ایک مالدار اور صاحب ثروت گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں لہذا وہ مجھے ہراساں کرنے لگے اور میں انہیں لے کر اپنے آبائی وطن بھوپال آگئی وہاں میرے ابو نے مجھے قبول کرلیا اور انہوں نے کہا جہاں تو خوش ہے ہم بھی وہاں خوش ہیں۔ میں نے دین کی دعوت اپنے گھر کے فرد کو دینی شروع کردی لیکن انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔

لیکن مجھ سے محبت کرتے تھے لہذا میرے ابو نے کہا کہ وہ مجھے ایک لاکھ روپئے اور کچھ زیورات اور گھر بسانے کے لیے پیسہ دیں گے، ہم بھوپال میں ہی تھے کہ عبدالرحمن نے میرے پاپا کے فون سے اپنے کسی دوست سے بات کی ابو کے فون پر کال ریکارڈ ہوگیا جس میں ان کا دوست پوچھتا ہے کہ بھائی کیا کیا ملا؟ تو عبدالرحمن نے کہا کہ بھائی ابھی تو ایک سونے کی چین اور دس ہزار روپئے ہی ملے ہیں، واپسی کے وقت باقی روپیہ اور سامان بھی دیں گے پاپا نے یہ ریکارڈنگ سن لی اور ہمیں ابو نے کچھ نہیں دیا۔ ہم اندور سے دہلی آنے لگے عبدالرحمن مجھے اپنی بہن کے گھر لے گیا اس کا رویہ ٹرین میں ہی بدل گیا تھا پر میں سمجھ نہیں پائی اور پھر نے ایک نیا ڈرامہ شروع کردیا۔ وہ بھی نومسلم ہی تھا صرف حضرت کے پیسوں کے لیے ایمان لائے ہوئے ہے۔ یہ میری تقدیر تھی کہ عبدالرحمن نے مجھے کچھ وقت کھتولی میں رکھا اور میرے پاپا سے دولاکھ روپیہ مانگنے لگا میں نے کہا کہ وہ حرام کی کمائی ہے میں نہیں لینا چاہتی اس نے کہا کہ ٹھیک ہے تو کچھ دن کے لیے اندور چلی جا میں جب تک کھتولی سے بلڈانہ سامان ٹرانسفر کراوں گا تجھے بلالوں گا میں اندور پہنچی ہی تھی کہ انہوں نے فون پر مجھے الگ ہونے کی بات کردی، میں بہت روئی پاگلوں کی طرح آنا فانا دہلی پہنچ گئی جہاں ہمارا گھر تھا میں وہاں گئی تو مکان خالی تھا وہ وہاں سے غائب ہوچکا تھا میں پھلت حضرت کے پاس روتے ہوئے پہنچی تو حضرت نے اسے بلایا اس نے مجھ پر الزام لگایا کہ مجھے دین کی تعلیم نہیں ہے میں اسے نہیں رکھوں گا جب تک یہ مدرسے میں پڑھ کر نہ آجائے پھر مجھے میرٹھ کے مدرسے بھیجا گیا میں وہاں دو مہینے رہی دل وجان سے پڑھائی کی پھر مجھے وہ لینے آئے مجھے اس نے کیرانہ کے اسلام نگر کی عائشہ مسجد کے پاس لے گیا وہ ایسی جگہ تھی جہاں 24 گھنٹوں میں صرف دو گھنٹے ہی لائٹ آتی تھی۔

بنیادی سہولتوں کا فقدان تھا میں نے وہاں بھی گزارا کرلیا، اس نے پھر بھی مجھے پریشان کرنا نہیں چھوڑا مجھے مارنا پیٹنا شروع کردیا تھا میں بھی خوشی سے انہیں ایک ڈنڈا دیا اور جھاڑو کہ لو یہ مارو...... مجھے اسلام لانے کی سزا دو...... اس نے مجھے بہت مارا اور طیش میں آکر مجھے طلاق دے دی، میں پاگل ہوگئی رو رو کر میرا برا حال ہوگیا تھا اس نے مجھے ایک ہی طلاق دی تھی پھر میں جے پور عبدالعزیز بھائی کے یہاں چلی گئی اور میں ان کے ساتھ حضرت سے ملی اور حضرت نے ہمارا نکاح دوبارہ کرادیا اور کورٹ سے پیپر بھی بنوادیا پھر اس نے مجھے اندور بھجوادیا اور کہا کہ میں یہاں مکان دیکھ لوں جب تک تو وہیں رہنا میری ماں اور بہن تجھے لینے آئیں گے پھر وہ آئے اور مجھے ان کے آبائی گاؤں لے گئے اور میرے لیے ساڑی لائے اور ہندو طریقے سے لے گئے۔ عبدالرحمن نے مجھے کہا کہ جب تک گھر کا انتظام نہیں ہوتا تجھے میرے گھر ہی رہنا ہوگا وہاں مجھ سے ہر وہ اسلام مخالف امر کروایا گیا جسے میں نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن بامر مجبوری تشدد کے ڈر سے مجھے کرنا پڑا۔ اس نے مجھے یہاں تک دھمکی دی کہ اگر تو کسی کو کچھ بتایا کہ پھلت، کھتولی، جے پور میں رہ چکی ہوں تو مجھے مجبوراً طلاق دینا پڑے گا۔ میں نے ڈر سے کسی کو کچھ نہیں بتایا۔

یہاں سے جاتے وقت اس نے میرے پاپا سے بہت ساری چیزوں کا مطالبہ کیا تھا اس میں LED ٹی وی بھی تھی اور بھی بہت سارے سازوسامان تھے جو پاپا نے اسے دیئے۔ وہ مجھے لے گئے سات دن بعد میرے پاپا کو ہارٹ اٹیک آیا۔ ہارٹ اٹیک بھی میری ہی وجہ سے آیا تھا کیوں کہ پانچویں دن مجھے میری ساس اور میرے شوہر نے بہت مارا میں وہاں نہیں رہنا چاہتی تھی وہاں سب ہندو طریقے سے رہ رہے تھے نہ نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی کوئی اسلامی کام ہوتا تھا مجھے وہاں وہ لوگ ہندو بنا کر رکھے ہوئے تھے اس لیے اس کی ماں اور اس کے بہن نے میرے پاپا کو فون کرکے کہا کہ میں اب بھی ان لوگوں سے بات کرتی ہوں جن کو ہم چھوڑ کے آئے ہوئے ہیں اس بات پہ میں نے اپنے ابو کو فون کیا کہ پاپا یہ لوگ مجھے مارتے ہیں اتنی ٹھنڈ میں بیسو کے ڈنڈے سے اتنا مارتے ہیں کہ میں بیہوش ہوجاتی ہوں مجھے بچانے والا کوئی نہیں رہتا۔ کیوں کہ پاپا مجھ سے بہت ہی محبت کرتے تھے انہوں نے یہ سب سنا تو انہیں ہارٹ اٹیک آگیا، اور ان کے بچنے کا 50 فیصدی چانس تھا میں نے اپنے ابو کے یہاں آنے کے لیے تیار ہوگئی کیوں کہ لوگ طعنہ دیتے کہ لینے کے وقت آگئی تھی لیکن جب باپ مرنے لگا تو نہیں آئی۔ لیکن ان ظالموں نے مجھے جانے نہیں دیا دو دن ہوگئے تھے پاپا کو بیمار ہوئے مجھے بہت مارتے تھے۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ ویسے بھی یہاں نہ میری نماز ہوتی ہے اور نہ ہی میں قرآن پڑھ پاتی ہوں مجھے جانے دو اس وقت اس نے مجھے منہ سے تین طلاق دے دی۔ اور میں گھر آنے کے لیے تیار ہوگئی ابو کا بائی پاس سرجری ہونا تھا میں اسٹیشن کے لیے نکل چکی تھی ٹرین ٹھنڈ کی وجہ سے 15 گھنٹے لیٹ تھی۔ عبدالرحمن طلاق دینے کے بعد مجھے چھوڑنے آئے ہم نظام الدین اسٹیشن کے قریب ایک ہوٹل میں تھے وہ عبدالرحمن وہاں بہت رویا اور پچھتاتے ہوئے کہا کہ میں نے تجھے دل سے طلاق نہیں دیا ہے تو اب بھی میرے ساتھ رہ لے میں نے انکار کردیا کیوں کہ ہمارا کورٹ سے طلاق نامہ بن چکا تھا ابرار بھائی کی موجودگی میں پھر عبدالرحمن کہنے لگا کہ میں کیا کروں گا حضرت نے پیسے واپس مانگے ہیں، میں کہاں سے دوں گا۔ اس نے کہا کہ تو مجھے یہ پیسے دے دے میں تجھے فروری 2015 کو میں آکے دے دوں گا میں نے اسے چالیس ہزار روپئے دے دیئے اور وہ چلا گیا اور ایسا غائب ہوا ہے کہ اب تک اس کا کوئی پتہ نہیں نہ ہی اس کا فون لگ رہا ہے اور نہ ہی کوئی خبر؟ اب مجھے معلوم پڑا ہے کہ حضرت نے اسے کرناٹک جماعت میں بھیج دیا ہے؟

عبدالرحمن جوکہ نومسلم ہے جس سے میری شادی حضرت نے کرائی تھی وہ حضرت کو دھوکہ میں رکھے ہوا ہے حضرت کے سامنے اس کے ماں باپ پیسوں کے لالچ میں اسلام کا ناٹک کرتے ہیں اور اپنے آبائی وطن میں ہندو ہی رہتے ہیں۔ بقول گیتا شرما (بدلا ہوا نام) اس لڑکے کا پورا خاندان ہندو ہے اور ہندو کے بیچ میں ہی وہ لوگ رہ رہے ہیں، حضرت نے اسے دولاکھ روپئے دیئے تھے دکان کرنے کے لیے جسے اس نے اس رقم کو پراپٹی کے کام میں لگا دیا ہے اور ایک بھینس جو 75 ہزار میں لیا اسے اپنے بھائی کو دے دی، جس کا نام شیر سنگھ ہے، اس کے والد کا نام رام مہر سنگھ آزاد نگر اعلام گاؤں تھانہ کنڈالہ ہے، اس نے حضرت کے دیئے ہوئے پیسوں سے گھر میں بھینس رکھی اور اس کے گھر میں شرسیول کروایا، جب کہ وہ ہندو خاندان کا بھلا کررہا ہے میرا تمام سازوسامان اور حضرت نے 25 ہزار روپئے دیئے تھے سبھی کو اس نے رکھ لیا مجھے کچھ نہیں دیا گیا، کیا میرا کوئی حق نہیں ہے اور میرے گھر سے جو جو لے کر آئے وہ بھی نہیں دیا، بھائی (راقم) اس کے خاندان میں یہ 7 لوگ ہیں عبدالرحمن عرف دھان سنگھ پوار (جو میرا شوہر تھا) ولد رام مہر سنگھ ہے ماں کا نام ویرا متی پوار ہے، بھائی شیر سنگھ بہن کومتی ہے اور ان کے باپ کا مرڈر ہوچکا ہے جو کہ ان کے چچا نے کرایا تھا، ان کے پتاجی نے ایک ڈکیت کا ساتھ دیا تھا جو کئی معصوم لوگوں کا مرڈر کیے ہوا تھا، اس کے سب سے بڑے بھائی جس کا نام گلو تھا اس کا مرڈر ہوچکا ہے، اس کے بہنوئی کا اس کی چھوٹی بہن سے افیئر چل رہا تھا، انہوں نے اپنی سالی کو پانے کے لیے اپنی بیوی کو ماردیا اور اس عبدالرحمن سے چھوٹی بہن جو کہ آٹھ نو سال کی تھی اس کو اس کے بھائی نے ڈنڈے سے اتنا مارا کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا جس سے اس کی موت واقع ہوگی۔

اس لڑکی کا کہنا ہے کہ یہ پورا خاندان کرائم مائنڈ ہے اور حضرت ایسے لوگوں کی ان جانے میں سرپرستی کررہے ہیں اگر حضرت اپنے گھر میں کسی کو رکھتے ہیں تو اس کا سب کچھ وہ جان لیں کہ وہ کون ہے کہاں سے آیا ہے کیا کرتا ہے۔ عبدالرحمن عرف دھان سنگھ شاطرانہ ذہن کا مالک ہے کہ وہ آگے کسی دوسری لڑکی کو بھی ڈھونڈے گا اور اس کا استحصال کرے گا اس نے تو مجھے یہاں تک کہا تھا کہ حضرت نے تجھے مجھ سے بیچ دیا ہے۔ میں نے آج تک وہ بات حضرت کو نہیں بتائی۔ وہ ایسا انسان ہے جو کمانا نہیں چاہتا اور کبھی کما بھی نہیں سکتا وہ مجھے کہتا تھا کہ میں تیرے جیسی کے لیے میں مزدوری کروں گا۔ اسے مدرسے کی روٹی چاہیے بس بیٹھے بیٹھے، ورنہ دولاکھ 25 ہزار میں کوئی بھی دکان لے کر اپنا گزارا کرلیتا اور میں بھی اس کے ساتھ بدتر سے بدتر دن گزارے ہیں، وہ کہتا تھا کہ کوئی مسلم لڑکی سے شادی کرتا تو میرے ساتھ اس کا گھر پریوار ہوتا، چلو میرا تو اس وقت تین مہینے کا ایمان تھا وہ تو سات سال سے مسلم مسلم ہونے کا ناٹک کررہا ہے اور حضرت ابوجی کو دھوکے میں رکھے ہوا ہے۔

آخری بات: جب راقم نے اس لڑکی سے کہا کہ آپ حضرت سے پوری بات بتائیں کہ کیوں کہ حضرت بڑے طور پر یہ کام انجام دیتے ہیں کئی شادیاں کراتے ہیں انہیں سبھی کا علم نہیں ہوسکتا کہ کون کہاں ہے جب ان کے پاس آپ جائیں گی تبھی آپ کی تکلیف کا اندازہ ہوگا اور آپ کی پریشانی کا علم ہوگا۔ انہوں نے صاف منع کردیا اور کہا کہ میں حضرت ابوجی کو بھی معلوم ہے کہ میرا طلاق ہوگیا ہے لیکن حضرت ان جانے میں اس کا ساتھ دے رہے ہیں ابوجی کو عبدالرحمن کے بیک گراؤنڈ کا پتہ نہیں ہے ابوجی کو چاہیے کہ وہ اس کی خبر لیں اور ایسے آدمی سے ہوشیار رہیں جو آپ کے مشن کو بدنام کرنے کے لیے تلے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر حضرت بروقت اس پر کارروائی کرتے تو میں آج یہاں کافروں والے ماحول میں نہیں رہتی لیکن میرا کسی نے ساتھ نہیں دیا مجھے بے یارو مددگار چھوڑ دیا گیا آج میں ایک ہندو گھر میں رہ رہی ہوں جہاں میں نہ نماز پڑھ پارہی ہوں اور نہ ہی کچھ اسلامی کام۔ اگر حضرت مجھے کسی مدرسے میں ڈال دیتے تو میں اپنی پوری زندگی وہیں گزار دیتی۔ کاش کوئی مسیحا مجھے اس ذلت بھری زندگی سے بچالے۔ (یواین این)

سوچ سے کافی دور ہیں

مدثر احمد شیموگہ

مسلمانوں کی پسماندگی کے اسباب کیا ہیں یہ ہم اور آپ بخوبی جانتے ہیں اور ان اسباب کو درست کرنے کے لئے بھی وقتاً فوقتاً کوششیں ہوتی رہی ہیں لیکن ان کوششوں کو کامیابی نہ ملنے کی اہم وجہ یہ ہے کہ جب کوئی ادارہ یا تنظیم یا فرد اس کام کو انجام دینے کے لئے آگے بڑھتا ہے تو وہ جوش سے کام لیتے ہیں اور ہوش سے کام لینے کا ہوش بھی ان میں نہیں رہتا اور انکے پاس کوئی ایسی مستقل پلاننگ بھی نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں۔ یہودیوں کی قوم جو دنیا کی جملہ آبادی میں سے صرف 1.39 کروڑ ہے وہ اس دنیا پر اپنے ایجنڈے میں کامیابی حاصل کرچکی ہے اور اس قوم نے دنیا کی دوسری قوموں کو اپنے سامنے سر جھکانے کے لئے مجبور کردیا ہے۔ یہودیوں نے دنیا کو اپنے ماتحت کرنے کے لئے جو طریقہ کار اپنایا ہے وہ دنیا کے سامنے پوشیدہ ہے یہی وہ قوم ہے جس نے دنیا کے پورے فائنانشیل سسٹم کو اپنے قبضے میں کررکھا ہے، دنیا کے بڑے بڑے سیاستدان اور سیاسی جماعتیں اسی قوم کے ماتحت کام کرتے ہیں اور یہی وہ قوم ہے جو میڈیا کو اپنا غلام بنائی ہوئی ہے اور دوسری قوموں جس میں سب سے زیادہ مسلمانوں کو میڈیا کے ذریعے سے نقصان پہنچایا ہے۔ آج صرف ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد 20 کروڑ کے قریب ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان بیس کروڑ مسلمانوں میں نہ اتحاد ہے، نہ سیاسی شعور ہے، نہ سیاسی قائدین ہیں، نہ ملی قائدین ہیں اور نہ ہی انکا کوئی میڈیا ہے۔ محض 1.39 کروڑ یہودیوں نے اپنی مستقل مزاجی اور پلاننگ کے ذریعے دنیا پر اپنی گرفت رکھی ہے لیکن ہم بیس کروڑ مسلمان ہوکر بھی اس ملک میں بے بس ولاچار ہوگئے ہیں انکی وجہ کچھ ہے تو وہ پلاننگ کی کمی ہے ا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی مالی اور تعلیمی حالت بھلے ہی دوسرے طبقوں سے کمزور ہے لیکن انہیں مسلمانوں کا بڑا طبقہ بھی ملک کے مالداروں میں شمار ہوتا ہے۔ ریئل اسٹیٹ، ادویات کے کارخانے، انڈسٹریس، سافٹ ویر کمپنیاں آج مسلمانوں کی مٹھی میں ہیں۔ انکے علاوہ بیرونی ممالک میں مقیم مسلمان بھی مالی حالت سے کمزور نہیں ہیں لیکن ان مسلمانوں کا مال کسی سمت میں نہیں لگ رہا ہے اور وہ پیسہ ڈال کر پیسہ نکالنے کی کوشش میں ہیں جبکہ یہودیوں کا سوچنا ہے کہ پیسہ ڈال کر کام لیا جائے اور کام جب شروع ہوگا تو خود بخود پیسہ آنے لگے گا۔ مسلمانوں کو آج میڈیا کی اشد ضرورت ہے اور یہ وقتی ضرورت نہیں ہے بلکہ مستقل ضرورت ہے۔ اس مستقل ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہمیں مستقل منصوبے کی ضرورت ہے اور یہ منصوبہ ہم اور آپ ہی تیار کرسکتے ہیں۔ ہندوستان بھر کے جتنے بھی مسلم مالدار لوگ ہیں وہ اگر قومی میڈیا کے قیام کے لئے ایک ایک فیصد بھی سرمایہ لگاتے ہیں تو یقیناً ہندوستان کا سب سے بڑا میڈیا ہاؤز بن سکے گا۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح سے میڈیا نے ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم بنایا ہے۔ ہم نے حال ہی میں یہ بھی دیکھا کہ کس طرح سے بے قصور مسلمانوں کو قصوروار ٹھہرانے میں میڈیا نے اہم رول ادا کیا ہے اور کس طرح سے ہماری آواز کو دبانے میں میڈیا نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، کارپوریٹ سیکٹر کے بزنس مین، انڈسٹریلیسٹس کی کمی نہیں ہے اگر کمی ہے تو میڈیا کی جو آج کے دور کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ اسی طرح سے کئی مسلم سیاستدان جو مسلمانوں کی رہبری کے دعویدار ہیں انہوں نے مسلمانوں کے نام پر اپنی تجوریاں بھری ہیں انہوں نے بھی کبھی اس جانب غور وفکر نہیں کی کہ مسلمانوں کا کوئی میڈیا ہو۔ ملک کے بڑے بڑے سیاستدان ووزراء سیاست میں رہتے ہوئے بھی صحافت کا دامن نہیں چھوڑا ہے کوئی صحافت میں آنے کے بعد سیاست کررہا ہے تو کوئی سیاست میں آنے کے بعد صحافت میں ہاتھ ڈال رہا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ صحافت ہی بچاؤ کا واحد ہتھیار ہے۔ مگر ہمارے سیاستدان اقتدار میں آنے کے بعد گاڑی بنگلے کی فکر کرتے ہیں یا اپنا کالا دھن ریئل اسٹیٹ میں لگاتے ہیں اگر وہی کام وہ میڈیا کے لئے کرتے ہیں تو وہ اس سے انکی دفاع بھی ہوگی اور قوم کی ترجمانی بھی ممکن ہے۔ اس لئے عزم کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلمان میڈیا کے قیام کے لئے لائحہ عمل تیار کریں اور باقاعدہ اپنی دفاع کے لئے ہتھیار بنائیں۔ مسلمانوں کے لئے میڈیا کی ضرورت اور انکی اہمیت کے تعلق سے کافی چرچے ہوئے ہیں اور ان چرچوں کے درمیان وقتاً فوقتاً ایسے لوگ بھی سامنے آتے رہے ہیں جو مسلمانوں کی میڈیا کے ذریعے سے نمائندگی کرسکیں لیکن ان کی بروقت تائید ومدد نہ ملنے کی وجہ سے وہ پست ہمت ہوکر رہ جاتے ہیں۔ دراصل آج مسلمانوں کی شبیہ کا تحفظ ہونا ہے تو وہ نہ مسجدوں کے منبر سے ممکن ہے نہ ہی چار دیواری میں بیٹھ کر گھنٹوں چرچے کرنے سے۔ مسجدوں سے مسلمانوں کی شبیہ درست کرنے کے کام اس لیے ناممکن ہے کیونکہ آج مسلمانوں کو مسجد کے اندر والے نشانہ نہیں بنارہے ہیں بلکہ مسجدوں کو ختم کرنے والے نشانہ بنارہے ہیں اور وہ مسجدوں میں بیٹھ کر ہمارے علماء کرام کے بیانات سننے سے قاصر ہیں۔ مسلمانوں کے تئیں اٹھنے والے سوالات کے جوابات دینے کے لئے آئے دن جلسے واجلاس کا بھی خوب اہتمام کیا جارہا ہے لیکن ان جلسوں میں پیش کیا جانے والا پیغام عام لوگوں تک پہنچ نہیں پا رہا ہے کیونکہ اس پیغام کو پہنچانے والا میڈیا ہمارے ساتھ نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی ایسا میڈیا ہے جو ان جلسوں کی تشہیر کرسکے اس وجہ سے ہمارے علماء، اکابرین اور مقررین جو کچھ کہتے ہیں وہ جلسہ گاہ تک ہی محدود ہوکر رہ جاتا ہے اور ان جلسوں کے ذریعے سے عام لوگوں کے لئے جو پیغام ہوتا ہے وہ پیغام عام نہیں ہوتا۔ حال ہی میں مہاراشٹر کے ناگپور میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کا قومی جلسہ منعقد کیا گیا تھا جس میں ہزاروں کی تعداد میں سنگھ کے کارکنوں نے شرکت کی تھی اس جلسے کی سرخیاں ملک کی کم وبیش میڈیا چینلس راست نشریات کرنے کے پابند تھے اور کئی چینلوں میں اس جلسے کو لے کر بریکنگ نیوز بھی دکھائے تھے مانو کہ راشٹریہ سویم سنگھ ایک سرکاری ادارہ ہے اور اسی کی وجہ سے ملک چل رہا ہے وہی دوسری جانب جمعیت العلماء ہند، جماعت اسلامی کے بھی ملکی سطح پر پچھلے مہینوں میں ہی اجلاس کا اہتمام کیا گیا تھا لیکن انکی نشریات نہ سہی کم ازکم اسکرال یعنی مختصر خبروں میں بھی اسے ظاہر نہیں کیا گیا اسی طرح سے پچھلے دنوں ہی آل انڈیا مسلم پرسنل لاءبورڈ کا قومی اجلاس کا اہتمام ہوا جس میں ملک بھر کے قانون دان، علماء، اور عمائدین کی شرکت ہوئی تھی اس پر بھی ہمارے قومی میڈیا کی نظریں نہیں جمی اور نہ ہی کسی ٹی وی چینل نے یہ گنوارا سمجھا کہ پرسنل لاءبورڈ میں منظور ہونے والی قراردادوں کی مختصر جھلکیاں پیش کی جائیں۔ اسی طرح سے منگلور میں دو ہفتے قبل ایک مسلم بچی کی آبروریزی کی گئی تھی اس آبروریزی کے خلاف ساحلی علاقے کے مسلمانوں نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوکر زانی کو گرفتار کرنے کے لئے ریالی نکالتے ہوئے حکومت کی کمزوریوں کے خلاف احتجاج کیا لیکن میڈیا کی کم ظرفی دیکھئے کہ مسلمانوں کی اس ریالی کو انہوں نے بنگلور میں خودکشی کرنے والے آئی اے ایس افسر کی موت کے خلاف احتجاج سے جوڑ دیا۔ اسی طرح سے پاپولر فرنٹ آف انڈیا پچھلے کئی سالوں سے ملک گیر سطح پر مسلمانوں میں کیڈربیس کام کررہی ہے مگر کبھی بھی میڈیا نے اس تنظیم کو فروغ دینے کی ذمہ داری نہیں لی لیکن جب بھی اس تنظیم کے اجلاس کے دوران گڑبڑی پیدا ہوئی تو ہمارا میڈیا اس تنظیم کو منفی طور پر پیش کرتا رہا ہے۔ درحقیقت یہ سب محض اس وجہ سے ہورہا ہے کہ ہم مسلمانوں کے پاس فرقہ پرست اور زہریلے میڈیا کا جواب دینے کے لئے متبادل میڈیا نہیں ہے۔ جب کبھی میڈیا مسلمانوں کے خلاف زہرفشانی کرتا ہے تو اسکے جواب میں ہم سڑکوں پر اتر کر احتجاج کرتے ہیں، نعرے بلند کرتے ہیں، توڑ پھوڑ کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ صحافیوں کی پٹائی کرتے ہیں اور ان حرکتوں کو بھی میڈیا احتجاج کے طور پر نہیں بلکہ تشدد کرنے والی قوم کے طور پر مسلمانوں کو پیش کرتی ہے۔ دراصل میڈیا کا جواب میڈیا سے ہی دینے کی ضرورت ہے لیکن ہم اس سوچ سے کافی دور ہیں، ہمارا نصب العین آجکل اسلام کے موافق نہیں ہے بلکہ اسکے برعکس ہوتا جارہا ہے۔ ظلم کی تردید کرنا، ظلم کے خلاف آواز اٹھانا اور حقیقت کو سامنے لانا بھی اسلام کے دائرے میں آنے والی باتیں ہیں مگر افسوس کی بات ہے کہ ہمارے علماء واکابرین اس سمت میں غور کرنا ہی نہیں چاہتے۔ پتہ نہیں کہ انہیں کونسی الرجی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ نہیں کررہے ہیں کہ مسلمان اپنا قومی میڈیا بنانے کے لئے آگے آئیں۔ جس طرح سے مسجدوں اور مدرسوں کی تعمیرات کے لئے تحریکیں چلائی جاتی ہیں۔ جس طرح سے ملک وبیرونی ممالک سے مسجدوں ومدرسوں کے لئے چندے وصول کئے جاتے ہیں اگر اسی طرز پر مسلمان اپنے قومی میڈیا کو وجود میں لانے کے لئے تحریک چلائے تو یقیناً بہت بڑا کام ہوسکتا ہے اسکے بعد نہ ہمیں کسی میڈیا کی زہرفشانی کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے پمفلٹ جاری کرنے پڑھینگے نہ ہی ہمارے وجود کو ظاہر کرنے کے لئے ہزاروں لوگوں کو جمع کرنا پڑھیگا۔ ایک اخبار لاکھوں لوگوں تک پہنچے گا تو ایک ٹی وی چینل سے کروڑوں لوگوں تک پیغام پہنچائیگا۔ اس میں بھی کچھ علماء کا کہنا ہے کہ ٹی وی تو حرام ہے اس لئے اسکی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن آج ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ دس بیس بچوں پر مشتمل مدرسوں کے لئے چندے ہزاروں بچوں کی موجودگی کا حوالہ لے کر وصول کیا جارہا ہے تو یہ چندہ کونسا حلال ہوگیا؟۔ موجودہ دور میں کئی فلاحی تنظیمیں کام کررہی اور وہ بھی ایسے کام جس کی ضرورت خود قوم پورا کرسکتی ہے مثال کے طور پر مفت ختنوں کا اہتمام، مفت شادیوں کا اہتمام، مفت خون کا چیک اپ کیمپ وغیرہ۔ ہمارا سوال ہے کہ جس قوم کے ہر گھر میں ٹی وی ہے اور اسکے لئے ڈش کنکشن ہے اور کنکشن کے لئے وہ ماہانہ تین سو روپئے دے سکتی ہے تو کیا وہ اپنے بچے کی ختنہ کے لئے زندگی میں ایک دفعہ تین سو روپئے خرچ نہیں کرسکتی؟۔ آج قوم کی ان تنظیموں کو اس طرح کے چھوٹے کام کرنے کے بجائے بڑے کاموں کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے اور آج کا بڑا کام میڈیا کا قیام ہے، اگر میڈیا ہمارے ہاتھ میں ہوگا تو کئی کام آسانی کے ساتھ ہوسکتے ہیں۔

روزنامہ وطن سرینگر

سوشل میڈیا کا صحیح استعمال کریں

تحریر
شفیق احمد ابن عبداللطیف آئمی

"فلاں شخص انٹرنیٹ استعمال کرتا ہے" یہ آج سے دس سال پہلے تک تو ایک نئی بات تھی لیکن آج کے دور میں جب دنیا کی اکثریت موبائل کی آمد کے بعد انٹرنیٹ عام استعمال کرنے لگی ہے تو یہ بھی کوئی نئی یا حیرت کی بات نہیں رہی۔

ہم آپ کو آج یہ نہیں بتا رہے کہ آپ اپنی یا اپنے رشتہ داروں کی تصاویر انٹرنیٹ پر ڈالیں یا نہ ڈالیں۔ اس کا کتنا نقصان ہے؟ لڑکیوں اور بچوں کو انٹرنیٹ استعمال کرنا چاہیے کہ نہیں؟ موبائل زیادہ استعمال کرنا صحت کے لیے کتنا مضر ہے؟

جی نہیں، یہ بحثیں آئندہ کے لیے اٹھا رکھیں۔ آج ہم ایک ایسے معاملے پر بات کرنا چاہتے ہیں جو افسوس ناک رخ اختیار کرتا چلا جا رہا ہے.......... وہ معاملہ ہے انٹرنیٹ پر ہر چیز کو بغیر سوچے سمجھے پھیلا دینا!

مثال کے طور پر اگر کسی گمراہ شخص نے اپنی پوسٹوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا کیا ہوا ہے یا کسی مردود نے جانِ انسانیت سیدنا محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہوئی ہے، تو بیشتر کم عقل مسلمان اس کو براہِ راست شیئر کر کے سب کو بتانا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ دیکھیں یہ شخص گستاخِ نبی ﷺ یا گستاخِ صحابہؓ ہے اور اس طرح کی بات اس نے لکھی ہے۔

اور شیئر کردہ وہ بات یا الفاظ ایمان کو اس قدر لرزا دینے والے ہوتے ہیں کہ الفاظ میں احساسات کی ترجمانی کرنا مشکل ہے۔

نبی کریم ﷺ کے دور میں، صحابہ کرامؓ کے دور میں نبی کریم ﷺ کی شان میں کتنی گستاخیاں ہوئیں۔ کیا ان گستاخانِ رسالت کے کہے یا لکھے گئے الفاظ یا ان کا متن ہم تک پہنچا؟.......... نہیں پہنچا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم کے جاں نثاروں نے ان گستاخانِ رسالت کو ان کے کیفرِ کردار تک تو پہنچا دیا اور آج ان کے ناموں اور مکمل قصوں کا بھی سب کو علم ہے لیکن ان کے کہے گئے ایمان کو چھلنی کر دینے والے الفاظ خاموشی سے مٹی میں دبا دیے۔ ان کی تشہیر نہیں کی۔ اسی وجہ سے وہ زہریلے الفاظ ہم تک بفضل اللہ تعالیٰ نہیں پہنچ پائے۔

اگر آپ نے کسی شخص کے بارے میں بتانا ہے کہ وہ گستاخ ہے تو اس کے لیے لوگوں کو صرف اس کے نام اور جائے سکونت کے بارے میں آگاہی دے دینی کافی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پر مسلمانوں کا ایک اور طبقہ بھی ہے۔ اس طبقے کے لوگوں کو اگر کسی اکاؤنٹ، پیج یا بلاگ کی کچھ پوسٹیں اچھی لگتی ہیں تو وہ دھڑا دھڑ اس اکاؤنٹ، پیج یا بلاگ کی ہر آنے والی پوسٹ کو لائک کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ سوچے بغیر کہ ہمارے اس عمل سے شر اور شرکی قوتوں کو کتنی تقویت مل رہی ہے۔ اسلام کے دشمنوں کی کتنی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔

لوگ اپنے ذاتی مفاد کو دیکھتے ہیں۔ اسلام کے مفاد کو نہیں دیکھتے اور یہ نہیں سوچتے کہ ہمارے ایک لائک سے، ایک کلک سے، ایک شیئر سے اسلام کا کتنا نقصان ہو رہا ہے۔

یہ سوشل میڈیا کا دور ہے۔ یہاں جو چیز وائرل ہو گئی، سمجھ لیجیے وہی کامیاب ہو گئی۔ یہاں جو شخص یا منظم گروہ گستاخی یا مقدس شخصیات پر لعن طعن یا اسلام کے کسی بھی فریضے کے خلاف یا اس کو مسخ کرنے کی کوششیں کرتا ہے، اس کا صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے۔ وہ مقصد ہے سستی شہرت حاصل کرنا۔

انٹرنیٹ کی کسی بھی ایپ پر کوئی بھی ایسا معاملہ یا بحث چھڑ جائے جس کے بارے میں آپ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلام یا مسلمانوں کے لیے غیر مناسب ہے اور بہتر ہے کہ یہ کسی مسلمان تک نہ پہنچے، تو آپ اس کو نظر انداز کریں۔ نہ اس پر غصے والے ایموجی دینے کی ضرورت ہے، نہ اس کو تنقید کے ساتھ شیئر کریں اور نہ اس پر طنزیہ کمنٹ لکھیں۔ بس خاموشی سے اس کو نظر انداز کریں۔ اس معاملے یا بحث کو اٹھانے والے دشمنانِ اسلام پر واضح کر دیں کہ ہم تدبر اور حکمت کے ساتھ تمہارا قلع قمع کریں گے، تمہارے ساتھ بحث و مباحثہ یا قیل و قال کر کے ہم اسلام کو گرانے میں تمہاری مدد نہیں کرتے.......... آپ کچھ دنوں کے بعد دیکھیں گے کہ یہ معاملہ خود بخود دب جائے گا۔

ایسے ہی کسی فلمی اداکار یا گلوکار کی سو باتیں اسلام کے خلاف کر کے ایک بات اسلام کی تعریف میں کر دینے پر اس کی آؤ بھگت کرنے میں انتہا کر دی جاتی ہے۔ جب کہ اپنے ملک یا مذہب کا کوئی شخص اگر بڑے سے بڑا کارنامہ بھی سرانجام دے دے تو اس کو فالو کر کے اس کا حوصلہ بڑھانے سے یوں دور بھاگا جاتا ہے جیسے اس کو پیسے دینے پڑ گئے ہوں۔

مثال کے طور پر اپنے ملک کے خانہ بدوش طبقے کی (یہ طبقہ عموماً ہندومت سے تعلق رکھتا ہے) ایک سیاہ فام بچی گندے نالے سے قرآن کریم کے مقدس اوراق اٹھا رہی ہے اور انہیں چوم رہی ہے۔ کسی نے عقیدت سے اس کی تصویر بنا کر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کر دی۔ اب اس تصویر کے لیے کوئی زیادہ لائکس نہیں، کوئی شیئرز نہیں۔ اس کے مقابلے میں ایک اداکارہ ایک (شرکیہ) نعت کا ایک شعر پوسٹ کرتی ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سب دعوے دار ہوا کے دوش پر اڑتے ہوئے اس پوسٹ کو لائک اور شیئر کرنے کے لیے پہنچ جاتے ہیں۔

بہت سے لوگ محض چند لائکس اور کمنٹس کے لیے اپنی فرینڈ لسٹ میں موجود لوگوں کی ذہنیت کے مطابق لایعنی پوسٹیں کرتے ہیں اور چند فالوورز بڑھانے کے لیے یا یوٹیوب پر چار پیسے کمانے کے لیے اپنے نظریات اور سوچ کو گروی رکھ دیتے ہیں۔ ایک صاحب نے ان لوگوں کی اس روش کو "فرینڈز پرستی" کا برمحل نام دیا ہے۔

کسی کے الفاظ، تحاریر، ترانے یا اشعار بلا اجازت اڑا لینے یا چوری کر کے ان کو ایسے لوگوں کی ویڈیوز اور تصاویر پر جن کا ان سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا، زبردستی منطبق کرنے کا منفی رجحان بھی بڑھتا جا رہا ہے۔

پابندی کے باوجود پالیتھین کا استعمال جاری

حکومت اس بدعت کو روکنے میں ناکام کیوں؟

قدرت کے عطا کردہ سرسبز و شاداب پہاڑوں، صاف و شفاف پانی کے جھرنوں، جھیلوں، چشموں اور برف پوش پہاڑوں کی بدولت دنیا میں وادی کشمیر کی ایک الگ اور منفرد پہچان ہے۔ یہ خطہ ارضی قدیم زمانے سے ہی دنیا بھر کے سیاحوں کے لئے پسندیدہ جگہ رہی ہے۔ کسی زمانے میں یہاں کے قرب وجوار میں بہنے والے ندی نالوں کا پانی شیشے کی طرح صاف و شفاف ہوتا تھا اور لوگ اس پانی کو روزمرہ کی تمام تر ضرورتوں کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اس خطہ ارضی کی زمین میں قدرت نے ایسی تاثیر رکھی تھی کہ یہ سونا اگلنے کی صلاحیت رکھتی تھی اور یہاں کے خشک و تر میوہ جات اپنی رنگت اور مٹھاس کے اعتبار سے آج تک پورے عالم میں مشہور ہیں تاہم پلاسٹک اور پالیتھین کے رائج ہونے کے بعد وادی میں بھی کافی آلودگی پھیل رہی ہے اور یہاں زمین بنجر ہو رہی ہے جبکہ پانی کے وسائل جن میں دریا، ندی نالے، جھیلیں اور چشمے وغیرہ شامل ہیں انتہائی تشویشناک حد تک آلودہ ہو چکے ہیں۔ وادی کا خال خال ہی کوئی گاؤں یا قصبہ اور شہر ایسا تھا جہاں پانی کے چشمے نہیں تھے اور لوگ تو لوگ حکیم اور ڈاکٹر تک اپنے مریضوں کو ان چشموں کا پانی پینے کی صلاح دیتے رہتے تھے۔ پالیتھین کے آنے کے بعد گاؤں دیہات کے اندر موجود یہ چشمے انتہائی آلودہ ہو گئے ہیں اور کئی ایک کا وجود ہی ختم ہو گیا ہے۔ پوری دنیا کی طرح یہاں بھی پالیتھین تشویشناک آفت کے طور پر ابھر رہی ہے جس سے نہ صرف یہاں کی خوبصورتی داغدار ہو رہی ہے بلکہ یہاں کے ماحول پر بھی برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ سی این آئی نمائندے امان ملک کے مطابق پالیتھین اور پلاسٹک کا بے تحاشا استعمال ایک سنگین مسئلہ آسائش اور کمائی کا آسان ذریعہ پانے کی خاطر انسان کے اختیار کردہ مصنوعی ذرائع اور وسائل نے نہ صرف ماحولیاتی نظام کو غارت کر کے رکھ دیا ہے، بلکہ اسے طرح طرح کی آلودگیوں کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر میں ہر برس پانچ سو بلین پلاسٹک بیگس تیار کیے جاتے ہیں۔ ان پلاسٹک کے لفافوں کی زندگی ایک سو سال سے بھی زیادہ ہوتی ہے جو نہ صرف زرخیز زمین کو بنجر بنا دیتی ہے بلکہ ان کو جلانے سے خارج ہونے والی زہریلی گیسز سے فضائی آلودگی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہیں آبی وسائل میں ہر سال آٹھ ملین ٹن پلاسٹک پایا جاتا ہے اور انہی پلاسٹک بیگس اور بوتلوں سے جگہ جگہ آلودگی پھیلتی ہیں۔ وہیں لمحہ فکریہ یہ بھی ہے کہ پلاسٹک کا استعمال اب لفافوں اور بوتلوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ مصالحہ جات، نمک، چائے، بسکٹ، آٹا و دیگر اشیاء بھی پالیتھین پیکنگ میں دستیاب رکھی گئی ہیں۔ جنت کے نام سے پہچانی جانے والی وادی کشمیر بھی اب اس کی زد میں آ گئی ہے۔ پالیتھین اور پلاسٹک کے عام استعمال سے یہاں کے صحت افزا مقامات پر گندگی و غلاظت کے ڈھیر جمع کرنے سے ماحولیات پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ اگرچہ سنہ **2008** میں حکومت نے یہاں پالیتھین پر پابندی عائد کر دی تھی لیکن وہ پابندی صرف اعلانات اور کاغذات تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ یہاں میوہ فروشوں، سبزی فروشوں، دکانوں، بازاروں اور دیگر کاروباری اداروں میں بے تحاشہ پالیتھین اور پلاسٹک بیگس کا استعمال ہو رہا ہے۔ وہیں شہری علاقوں کا سیوریج اور کوڑا کرکٹ سڑکوں اور دریاؤں کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ ماہرین ماحولیات کا کہنا ہے کہ اگر اس طرح پالیتھین اور پلاسٹک کا استعمال جاری رہا تو وہ دن دور نہیں جب یہاں کی زمین ایک پودا اگانے کے قابل بھی نہیں رہے گی۔ پالیتھین اور پلاسٹک سے پھیلتی ہوئی آلودگی ایک سنگین مسئلہ بنا ہوا ہے اس پر قابو پانے کے لئے زمینی سطح پر ٹھوس اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے، وہیں ماحول کو پاک رکھنا ہر ایک انسان کا اخلاقی فریضہ ہے۔ جموں و کشمیر کی حکومت نے کئی سال قبل پالیتھین کے استعمال پر پابندی عائد کر دی تھی اور دکانداروں و چھاپڑی فروشوں کو پالیتھین کا استعمال ترک کرنے کی ہدایت دی گئی تھی تاہم ہمارے شہروں، قصبہ جات اور دیہات کے اندر پالیتھین کا استعمال جاری و ساری ہے اور بھارت کی مختلف ریاستوں سے یہاں پالیتھین کی آمد بھی بلا روک ٹوک جاری ہے۔ حکومت، صنعت کاروں، اور سماج کے ہر ایک فرد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ پلاسٹک اور پالیتھین کے بجائے معقول متبادل ذرائع تلاش کر کے پلاسٹک کے استعمال کو محدود کریں۔

موسمیاتی تبدیلی کو روکنا ہر ایک کی ذمہ داری

تحریر
ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

اس سال مارچ سے ہی ہیٹ ویب ملک کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے ہے۔ ویسی گرمی مئی جون میں ہوا کرتی تھی۔ اس کی وجہ سے گیہوں کی فصل جلس گئی۔ آم کی پیداوار گھٹ گئی لوگ سوچتے رہ گئے کہ بسنت ہے یا گرمی۔ لوگ گرمی سے پریشان ہیں، شہر گرم ہو کر تندور بنے ہوئے ہیں۔ پہلے دنیا کے آلودہ شہروں میں ہمارے ملک کے کئی شہر شمار کیے جاتے تھے۔ اب دنیا کے گرم ممالک میں ہمارے شہروں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ **2019** میں جون کے پہلے ہفتہ میں دنیا کے **15** سب سے گرم شہروں میں **10** ہمارے ملک کے تھے۔ **15** مئی **2022** کے آس پاس دنیا کے سب سے گرم شہروں میں **12** ہمارے ملک کے پائے گئے۔ آلودگی، زمین کے بڑھتے درجہ حرارت کی وجہ سے موسمیاتی تبدیلی اور اس کے مضر اثرات کے پر اقوام متحدہ نے **1972** میں تشویش ظاہر کی۔ اس نے ممبران ممالک کا کنونشن بلا کر ماحولیات کی حفاظت کے لیے اقدامات کرنے پر زور دیا۔ **1973** سے ہر سال **5** جون کو عالمی یوم ماحولیات منایا جاتا ہے۔ اس دن کلائمٹ چینج کو روکنے کیلیے بیدار کرنے والے پیغامات، اس کے اثرات اور ماحولیات کی حفاظت پر زور دیا جاتا ہے۔ اس سال کی تھیم ہے "صرف ایک زمین"۔

موسمیاتی تبدیلی سے زندگی کے لیے نت نئے خطرات پیدا ہو رہے ہیں۔ آزادی کے وقت ملک میں **24** لاکھ تالاب تھے۔ جن کی تعداد سن **2000** میں پانچ لاکھ کے قریب رہ گئی تھی۔ تالاب زیر زمین پانی کے ذخائر کی حفاظت کے علاوہ زمین کی مٹی میں نمی بنا کر رکھتے ہیں۔ تالابوں کو پاٹ کر پکے مکان بنا دیے گئے۔ اس کی وجہ سے ایک طرف بارش کا پانی بھرنے کا مسئلہ پیدا ہوا۔ وہیں دوسری طرف زمین کے خشک ہونے سے درجہ حرارت میں اضافہ ہوا۔ پکے مکان بھی دن میں گرمی جذب کر کے بعد میں خارج کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے بھی درجہ حرارت بڑھتا ہے۔ ملک میں **80** فیصد پکے مکان بن چکے ہیں۔ **2022-21** میں مختلف تعمیراتی اسکیموں کے لیے **31** لاکھ پیڑ کاٹے گئے۔ ایک اندازہ کے مطابق پچھلی آٹھ دہائیوں میں **28** فیصد جنگلات کٹ چکے ہیں۔ موٹر گاڑیوں سے نکلے دھوئیں سے فضائی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہریانہ، پنجاب کے کسانوں کے ذریعہ جلائی گئی پرالی کا دھواں دہلی این سی آر کو گیس چیمبر بنا دیتا ہے۔ فضائی آلودگی سے دہلی جیسے شہر کے ہر پانچویں شخص کو سانس لینے میں دشواری کی شکایت ہے۔ مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارت میں **700** ملین لوگ آلودہ ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ آلودہ ہوا کی وجہ سے وقت سے پہلے موت ہو رہی ہے۔ گرین ہاؤس گیس ہماری صحت کے لیے سب سے خطرناک ہے۔ اس کی پیداوار کو کم کر کے آلودگی میں کٹوتی کر سکتے ہیں۔

ایئر کنڈیشن کا بڑھتا چلن بھی گرمی بڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اے سی گھر یا آفس کو تو ٹھنڈا رکھتا ہے لیکن باہر گرم ہوا چھوڑ کر گرمی میں اضافہ کرتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق عالمی سطح پر **1.5** ڈگری سیلسیس درجہ حرارت میں بڑھوتری کے ساتھ کلکتہ جیسے شہر کے لوگ جہاں ڈیڑھ کروڑ کی آبادی ہے۔ سالانہ **2015** جیسی ہیٹ ویب کا سامنا کریں گے جس نے **2500** جانیں لی تھیں۔ ہیٹ ویب سے عدم غذائیت میں اضافہ ہوگا۔ اندازہ کے مطابق اس سے سال **2030** سے **2050** کے دوران ہر سال **2.5** لاکھ موتیں ہوں گی۔ یونیسیف میں ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے ماہر سرب جیت سنگھ سہوتا کا کہنا ہے کہ عالمی سطح پر اوسطاً ایک دو ڈگری درجہ حرارت بڑھنے کا خطرہ ہے۔ ایک ڈگری ٹمپریچر نارتھ اور ساؤتھ پول پر پانچ ڈگری کا اثر ڈالتا ہے۔ اس کے سبب گلیشئر پگھل رہے ہیں جس سے سمندر کے پانی کی سطح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سمندر میں پانی کی بڑھوتری سے کئی ممالک کے ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ گلیشئرز کے پگھلنے سے پینے کا پانی بھی کم ہو رہا ہے۔ تمام بڑے شہروں میں پانی کی قلت ہے۔ اس نے پانی کے کاروبار کو جنم دیا ہے۔ جس نے پرندوں، جانوروں یہاں تک کہ زراعت بھی صاف پانی سے محروم ہو گئی ہے۔ اعداد کے مطابق **6** ارب ٹن کچرا ہر روز سمندر میں چھوڑا جاتا ہے۔ آلودگی کی وجہ سے بھارت کو دو لاکھ کروڑ روپے سالانہ کے نقصان کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آلودہ پانی پینے سے ہر **8** سیکنڈ میں ایک بچے کی موت ہو جاتی ہے۔

بے وقت کی بارش، اولے، سیلاب اور سوکھا موسمیاتی تبدیلی کی علامت ہے۔ شہروں کا کچرا ندیوں میں بہایا جاتا ہے۔ پلاسٹک اور دوسرا سولڈ کچرے نے ندی کی تلی میں جمع ہو کر اسے اتھلا بنا دیا ہے۔ یہ کچرا ندی کی زندگی کے لیے خطرہ بن گیا ہے۔ ندیوں میں پانی کی ذخیرہ اندوزی کی صلاحیت کم ہو گئی ہے۔ اس لیے بارش کا پانی ندی میں آ کر سیلاب بن جاتا ہے۔ ملک کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو سیلاب اور سوکھے سے متاثر نہ ہوا ہو۔ گاندھی جی ماہر ماحولیات نہیں تھے اور نہ ان کے زمانہ میں موسمیاتی تبدیلی اتنا سنگین مسئلہ تھا۔ پھر بھی انہوں نے اپنی کتاب ہند سوراج میں اس پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ ان کا ماننا تھا کہ زمین، ہوا اور پانی بزرگوں سے ملی دولت نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے بچوں کی امانت ہے۔ وہ جیسی ہمیں ملی ہے ویسی ہی ہماری آنے والی نسلوں کو سونپنی ہوگی۔ دھویں، اور شور سے ہوا کو آلودہ کرنے کے لیے انہوں نے کارخانوں پر بھی تنقید کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ زمین پر انسان کے لیے کافی وسائل ہیں مگر اس کی ہوس کے لیے نہیں۔ ان کی بات صحیح ثابت ہو رہی ہے۔ ایک سال کے لیے زمین کے وسائل کو سات ماہ میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ آج صرف زمین، ہوا، پانی ہی آلودہ نہیں ہے بلکہ استعمال میں آنے والی غذا بھی اس سے محفوظ نہیں ہے۔

کھیتی میں استعمال ہونے والا فرٹیلائزر اور پیسٹی سائیڈ ہماری غذا کا حصہ بن رہا ہے۔ جس جسم کی مدافعتی قوت کمزور ہو رہی ہے۔ کووڈ **19** اور کینسر جیسی بیماریاں اسی کی مرہون منت ہیں۔ پہلے لاکھوں میں کوئی ایک کینسر کا مریض ہوتا تھا۔ اب یہ عام شکایت ہے آپ اپنے آس پاس ایسے کسی مریض کو دیکھ سکتے ہیں

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آرا، سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

باقیات

101
نے ملک کے سامنے سچائی رکھ دی تھی کہ کانگریس آپ کی جائیداد چھین کر اپنے خاص لوگوں میں بانٹنے کی گہری سازش رچ رہی ہے۔ میں نے ان کے ووٹ بینک اور خوشامد کی سیاست کو بے نقاب کیا۔ آخر کانگریس سچائی سے اتنا ڈرتی کیوں ہے؟۔'' انہوں نے کہا'' سال **2014** میں آپ نے مودی کو دہلی میں خدمت کرنے کی اجازت دی۔ پھر ملک نے ایسے فیصلے کیے جن کا کسی نے سوچا بھی نہ تھا۔ لیکن سوچیں کہ اگر دہلی میں کانگریس کی حکومت ہوتی تو **2014** کے بعد بھی اور آج بھی کیا ہوتا۔ اگر کانگریس ہوتی تو آج بھی جموں وکشمیر میں ہماری افواج پر پتھراؤ کیا جاتا۔ اگر کانگریس ہوتی تو دشمن سرحد پار سے آتے۔ اگر کانگریس ہوتی تو ہمارے فوجیوں کیلئے نہ تو ون رینک ون پنشن لاگو ہوتی اور نہ ہی ہمارے سابق فوجیوں کو ایک لاکھ کروڑ روپے ملتے''۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ کانگریس کی سوچ ہمیشہ خوش کرنے اور ووٹ بینک کی سیاست کی رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کانگریس کے خلاف سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ عظیم پرانی پارٹی خود کو بھگوان رام سے بڑا سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا'' کانگریس میں لوگ ہمیں طعنے دیتے تھے۔ ہر الیکشن میں ہم سے پوچھا گیا کہ رام مندر کب بنے گا؟ ہم نے انہیں تاریخ اور وقت بتایا اور انہیں دعوت نامہ بھی بھیجا، لیکن انہوں نے پران پرتیشٹھا کی تقریب کے لیے دعوت نامے سے انکار کر دیا۔'' انہوں نے کہا'' آپ نے مودی کی دس سالہ قیادت کا ٹریک ریکارڈ دیکھا ہے۔ ان دس سالوں کے دوران مودی نے قبائلی بہبود کے بجٹ میں پہلے سے **5** گنا اضافہ کیا۔ اس کے علاوہ، ان دس سالوں کے دوران، قبائلی علاقوں میں ایکلویہ ماڈل رہائشی اسکولوں کی تعداد **400** سے تجاوز کر گئی''۔ بی جے ڈی **25** سالوں میں آپ کے مسائل کو کم نہیں کر سکی ہے۔ بی جے پی کو ایک بار موقع دیں، ہم پانچ سالوں میں اوڈیشہ کو نمبر ون بنائیں گے۔ بی جے پی آپ کے تمام مسائل حل کرے گی۔ بی جے پی کیلئے آپ کی فلاح وبہبود سب سے اہم ہے۔''

102
اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ کچھ دنوں تک دن گرم ہونے کی توقع ہے۔ ادھر خشک موسم کے چلتے شبانہ درجہ حرارت میں کمی درج ہوئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے شبانہ درجہ حرارت کے بارے میں بتایا کہ سرینگر میں گزشتہ رات **11.2** ڈگری سینٹی گریڈ کے مقابلے میں **9.3** ڈگری سینٹی گریڈ کم ریکارڈ کیا گیا۔ اسی طرح سے قاضی گنڈ میں گزشتہ رات **11.6** ڈگری کے مقابلے میں کم از کم **9.0** ڈگری، کوکرناگ میں **10.3** ڈگری کے مقابلے میں کم از کم **9.7** ڈگری سیلسیس اور کپواڑہ شہر میں گزشتہ رات **7.0** ڈگری کے مقابلے میں کم از کم **8.0** ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات نے کہا کہ سیاحتی مقام پہلگام میں گزشتہ رات **3.7** ڈگری کے مقابلے میں **5.4** ڈگری سیلسیس کا کم سے کم درجہ حرارت اور شہرہ آفاق گلمرگ میں گزشتہ رات **3.0** ڈگری کے مقابلے میں کم از کم **5.2** ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جموں میں گزشتہ رات **19.6** ڈگری کے مقابلے میں **21.3** ڈگری سیلسیس کا کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا، بانہال میں کم سے کم درجہ حرارت **11.6** ڈگری سینٹی گریڈ، بٹوت میں **14.1** ڈگری سینٹی گریڈ اور بھدرواہ میں **11.0** ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ پیشگوئی کے بارے میں محکمہ موسمیات نے بتایا کہ عام طور پر **10** مئی تک موسم خشک رہنے کی توقع ہے، لیکن چند مقامات پر دوپہر کے دوران گرج چمک کے ساتھ بارش کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ **11** مئی کو کچھ مقامات پر ہلکی بارش اور گرج چمک کے ساتھ جزوی سے عام طور پر ابر آلود موسم کی پیشنگوئی ہے۔

103
طور پر وہ گاڑیاں جو بندش کے دوران پھنسے ہوئے تھے۔ سول اور پولیس حکام کے مزید جائزوں اور کلیئرنس کے بعد بڑی گاڑیوں اور دیگر ٹریفک کو روٹ پر چلنے کی اجازت ہوگی۔ بارڈر روڈز آرگنائزیشن جو شاہراہ کی دیکھ بھال کیلئے ذمہ دار ہے، نے دوبارہ کھولنے کی سہولت فراہم کرنے کیلئے دراس اور سونمرگ سے بیک وقت برف اور ملبہ ہٹانے کے لیے بڑے پیمانے پر آپریشن کیا۔ خیال رہے کہ سرینگر لیہہ ہائی وے لداخ خطے کیلئے ایک اہم لائف لائن کے طور پر کام کرتی ہے، جو باقی جموں کشمیر کیلئے واحد سڑک لنک فراہم کرتی ہے۔ اس کی بندش اکثر کرگل جیسے علاقوں کو الگ تھلگ کر دیتی ہے، جہاں بھاری برفباری ہوتی ہے اور وادی کشمیر کے ساتھ رابطے کے لیے اس راستے پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔

104
پانچ نوٹس جاری کیے، پولیس نے بیر کو کہ این آئی اے عدالت کے نوٹس فراریوں کے رہائشی مکانات کے باہر چسپاں کیے گئے۔ معزز نامزد عدالت (این آئی اے) بانڈی پورہ نے مفرور افراد کے خلاف پانچ نوٹس انڈر سیکشن **S CRPC82** کے تحت نوٹس جاری کیے ہیں۔ جن افراد کو اشتہاری مجرم قرار دیا گیا ہے ان میں محمد عمر میر ولد غلام حسن ساکن سوپور، باشر رفیق پرے ولد محمد رفیق پرے ساکن پتو شاہی بانڈی پورہ، محمد جمیل شیر گوجری ساکن ناز کالونی بانڈی پورہ، محمد اقبال خان ولد محمد حسین خان ساکن کنڈی اوڑی بارہمولہ شامل ہیں۔ یہ سبھی افراد فی الحال مفرور ہے اور ان کے خلاف کئی مجرمانہ کیس درج ہیں۔

105
تھیں لیکن اب مرکز میں موجود حکومت کی ترقیاتی اسکیموں اور بدعنوانی کے خلاف زیرو ٹالرنس کی بات کی جاتی ہے کی بات کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ کانگریس پارٹی **70** سال سے ایودھیا میں رام مندر اور جموں کشمیر میں دفعہ **370** کے مسئلے کو روک رہی تھی لیکن وزیر اعظم مودی عدالت کا فیصلہ لے آئے اور جیسے ہی عدالت کا فیصلہ آیا۔ امیت شاہ نے کہا میں یہ کہتا ہوں کہ سال **2024** میں رام کے عظیم مندر کی تعمیر مکمل ہوئی اور رام اس میں داخل ہو گیا۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق تلنگانہ میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ بی جے پی تمام عمل کی پیروی کے بعد یکساں سول کوڈ لانے کیلئے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا'' نہ صرف بی جے پی، دستور ساز اسمبلی نے بھی پارلیمنٹ کو مشورہ دیا تھا اور کہا تھا کہ یو سی سی کو ملک میں مناسب وقت پر آنا چاہیے۔ کسی بھی سیکولر ملک کے لیے قانون مذہب کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کوئی قوم اور ریاستیں سیکولر ہیں تو مذہب کی بنیاد پر قوانین کیسے ہو سکتے ہیں؟ ہر مومن کے لیے پارلیمنٹ یا ریاستی اسمبلیوں سے ایک قانون پاس ہونا چاہیے۔'' جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ کانگریس پارٹی **70** سال سے رام مندر کے سوال کو روک رہی ہے، اسے بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مودی جی عدالت کا فیصلہ لے آئے اور جیسے ہی عدالت کا فیصلہ آیا، انہوں نے رام مندر کی بنیاد رکھنے کا کام کیا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ **2024** میں رام کے عظیم مندر کی تعمیر کا کام اسی جگہ مکمل ہوئی جہاں ایودھیا میں رام کی پیدائش ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی سرکار **70** سالوں میں نہ تو جموں کشمیر کو ظلم سے آزاد کر سکی اور نہ ہی رام مندر کی تعمیر کیلئے کوئی کام کیا گیا لیکن وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں سرکار نے اقتدار سنبھالا اور ان مسائل کو ایک دم میں حل کیا۔ کانگریس پر نشانہ لگاتے ہوئے امیت شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں ڈبل انجن والی حکومت ہے اور راہل گاندھی کی قیادت میں ریورس گیئر والی حکومت ہے۔ انہوں نے اڈیشہ کے لوگوں سے پوچھا کہ آپ کو ڈبل انجن والی حکومت چاہیے یا ریورس گیئر والی حکومت؟۔ شاہ نے مزید کہا'' سال **2014** سے پہلے ہندوستان کے سیکورٹی خدشات پائے جا رہے تھے تاہم اب ملک سرجیکل اور فضائی حملوں پر فخر محسوس کرتا ہے، جو اڑی اور پلوامہ حملوں کے بعد ہندوستانی فوج اور ہندوستانی فضائیہ کی طرف سے پاکستان کے خلاف کیے گئے''۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج حکومت حکومت نہیں کرتی، عوام کی خدمت کے لیے موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقتدار میں آنے کے بعد، ان کی حکومت نے مختلف اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والوں کی فہرست سے نو کروڑ فرضی ناموں کو کاٹ دیا''۔ وزیر داخلہ امیت شاہ نے اتوار کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی پچھلے **10** سالوں سے اقتدار میں ہیں لیکن وہ ریزرویشن ہٹانے کے بجائے دفعہ **370** کو منسوخ کرنے، تین طلاق کو ختم کرنے اور رام مندر کی تعمیر کے لیے لوک سبھا میں اکثریت کا استعمال کیا۔ دفعہ **370** کی منسوخی پر آگے آتے ہوئے شاہ نے کانگریس کے رہنما راہول گاندھی پر ان کے مبینہ بیان پر حملہ کیا جس میں کہا گیا تھا کہ اگر آرٹیکل **370** کو منسوخ کیا جاتا ہے تو کشمیر میں ''خون کا غسل'' ہوگا۔ انہوں نے کہا ''اس وقت کانگریس کے شہزادہ، 'راہول بابا' کہتے تھے کہ دفعہ **370** کو ختم نہ کرو ورنہ کشمیر میں خون کی ہولی ہو جائے گی، لیکن اس کے بعد پانچ سال ہو گئے لیکن کسی نے کنکری مارنے کی ہمت تک نہیں کی۔ راہول بابا کہتے ہیں کہ اگر وہ اقتدار میں واپس آئے تو وہ دفعہ **370** واپس لائیں گے۔ میں ان سے کہنا چاہتا ہوں، دن میں خواب دیکھنا بند کرو کیونکہ نہ تو آپ کی حکومت واپس آ رہی ہے اور نہ ہی دفعہ **370** آ یگا۔

106
(کے این ایس) کے مطابق انڈی الائنس نے **12** لاکھ کروڑ روپے کی کرپشن کی ہے۔ دیدی کے وزراء کے گھروں سے **50** کروڑ روپے کی نقدی برآمد ہوئی ہے۔ جھارکھنڈ میں کانگریس کے ایک رکن اسمبلی کے گھر سے **350** کروڑ روپے کی نقدی برآمد ہوئی ہے۔ ابھی کل رات جھارکھنڈ میں ایک وزیر کے گھر سے **30** کروڑ روپے برآمد ہوئے۔ پی ایم مودی پچھلے **23** سالوں سے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم ہیں۔ اور یہاں ان پر **25** پیسے کا ایک بھی الزام نہیں ہے، "انہوں نے مزید کہا۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ ٹی ایم سی سربراہ نے صنعتی شہر درگاپور میں ''جرائم کی نئی صنعت'' کھول دی ہے۔ شاہ نے سندیشکھلی واقعہ پر بھی ٹی ایم سی کو نشانہ بنایا جس میں اس کے سابق رکن اسمبلی شامل تھے دیدی **15** دنوں سے درگاپور میں بی جے پی کو شکست دینے کے لیے مہم چلا رہی ہیں۔ یہ میرا چیلنج ہے کہ وہ یہاں **5** سال رہ سکتی ہے لیکن درگاپور نہیں جیت سکتی۔ دیدی نے صنعتی شہر درگاپور میں جرائم کی ایک نئی صنعت کھولی ہے۔'' انہوں نے کہا۔ سندیشکھلی میں، ٹی ایم سی کے رہنماؤں نے مذہب کی بنیاد پر ہماری سینکڑوں بہنوں کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ ممتا دیدی سندیشکھلی کے مجرموں کو گرفتار کرنے کو تیار نہیں تھیں۔ ہائی کورٹ کے حکم کے بعد بھی جانچ نہیں ہوئی، اس لیے ہائی کورٹ نے جانچ سی بی آئی کو سونپ دی۔ ممتا دیدی، آپ کو شرم آنی چاہیے، آپ ایک خاتون وزیر اعلیٰ ہیں اور آپ کی ناک کے نیچے سیکڑوں ماؤں بہنوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا، لیکن آپ نے ایک پلک بھی نہیں جھکائی۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ ممتا بنرجی نے ایودھیا میں رام مندر میں پران پرتیشٹھا کی تقریب میں شرکت نہیں کی کیونکہ وہ اپنے ووٹ بینک سے خوفزدہ " تھیں۔ ممتا بنرجی اور ان کے بھتیجے کو رام مندر پران پرتیشٹھا میں مدعو کیا گیا تھا، لیکن وہ نہیں گئے۔ جانتے ہو وہ کیوں نہیں گئے؟ میں آپ کو بتاتا ہوں، وہ اپنے ووٹ بینک سے ڈرتے ہیں۔ یہ لوگ جو دراندازی کرکے یہاں آئے ہیں ان کا (ٹی ایم سی) ووٹ بینک ہے، ممتا دیدی اس سے ڈرتی ہیں۔'' انہوں نے کہا۔ اپوزیشن کو نہ تو عوام کے تحفظ کی پرواہ ہے اور نہ ہی ملکی سلامتی کی۔ یہ لوگ (TMC) کٹنے ہوئے پیسے چلاتے ہیں، اور دراندازی کے ذریعہ اپنا ووٹ بینک بناتے ہیں۔ ممتا دیدی، آپ کو شرم آنی چاہیے، آپ سرحدی ریاست میں دراندازی کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور دراندازوں کو اپنا ووٹ بینک بناتے ہیں۔

107
ہے اور میرا گھر بھی ٹنگمرگ میں ہے اور وہ حلقہ انتخاب بھی بارہمولہ نشست کیساتھ آتا ہے، اب اس حلقہ انتخاب کیلئے وہ زیادہ ٹورسٹ ہے یا میں ہوں۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ جب گزشتہ ہفتے یہاں سیلابی صورتحال قائم ہوئی میں نے **12** گھنٹے تک پورے ضلع کا دورہ کیا اور اپنے کام کرنے کا طریقہ یہاں کے لوگوں کو دکھایا، اور جو مجھے ٹورسٹ کہتا ہے اُسے بستر سے گھسیٹ کر نکالا گیا اور وہ صرف **2** گھنٹے میں تھک گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ پہلے مجھے ٹورسٹ کہتے تھے لیکن اب نامزدگی داخل کرنے کے بعد ان کی بولی تبدیل ہوگئی ہے، اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ عمر عبداللہ بارہمولہ نشست سے اس لئے لڑنے کیلئے آئے کیونکہ یہ نیشنل کانفرنس کیلئے محفوظ نشست ہے اور ان کے موقف میں یہ تبدیلی ہمارا بارہمولہ کا پروگرام دیکھتے ہی آگئی۔ انہوں نے کہا کہ بھاجپا نے جموں وکشمیر کی خصوصی پوزیشن چھینی، یہاں کا جھنڈا چھینا، ہماری ریاست کے دو ٹکڑے کر دیئے، مسلمانوں کیخلاف نہ صرف نفرت پھیلا رہے ہیں بلکہ یکساں سول کوڈ اور سی اے اے جیسے قوانین بناتی ہے لیکن پھر بھی کشمیر کی سیاسی جماعتوں کا نشانہ نیشنل کانفرنس ہے۔ یہ لوگ بھاجپا کیخلاف کچھ بولنے کی جرأت نہیں کر رہے ہیں، آخر کیوں؟ کوئی ان سے پوچھے کہ آپ کس احسان کو چکانے کیلئے بھاجپا کا ساتھ دے رہے ہیں؟ عمر عبداللہ نے کہا کہ جو شخص مجھے پر جھوٹ بولنے کا الزام لگاتا ہے، وہ کم از کم لوگوں کو اتنا بتادے کہ **2018** میں کس خاطے میں بھاجپا کی حمایت لیکر وزیر اعلیٰ بننے کی کوشش کر رہا تھا؟ اور آج کل وہ کس بنیاد پر بھاجپا کی مدد سے اپنے لئے حمایت حاصل کر رہا ہے؟ پی ڈی پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ قلم دوات جماعت کا جو اُمیدوار یہاں سے میدان میں ہے وہ دفعہ **370** پر راجیہ سبھا میں ووٹنگ کے دن غیر حاضر رہا ہے؟ صرف پارلیمنٹ کے باہر ڈرامہ کیا لیکن ووٹنگ کے روز غیر حاضر رہا۔ اُس وقت بی جے پی کو راجیہ سبھا میں اکثریت نہیں تھی، اس کے باوجود وہ غیر حاضر رہا اور درپردہ طور پر مودی کی مدد کی۔ کیا آپ ایسے ہی نمائندے کو پارلیمنٹ بھیجنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کی تاریں آج بھی جڑی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کی مدد واعانت میں لگے ہوئے ہیں۔

108
بنانے کیلئے اپنی قیمتی ووٹ استعمال کریں۔ سی این آئی کے مطابق شوپیان اور پلوامہ میں چناوی اجتماعات سے خطاب کرتے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ وزیر اعظم سمیت بھاجپا کے لیڈران یہ کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں باہر کے ہیں اور ہندوستان کے نہیں ہیں، بھاجپا والے ملک کے سادہ لوح عوام کو یہ کہہ کر ڈرا رہے ہیں کہ آپ کے منگل سوترا چھین کر مسلمانوں کو دیئے جائیں گے، جس کے پاس دو گھر ہونگے اُس کا ایک گھر چھین کر مسلمانوں کو دیا جائے گا اور ایسی ہی زہر افشانی کر کے مذہبی منافرت پھیلانے کی مذموم کوششیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حقیری سیاسی مفادات کیلئے کی گئی اس مذہبی منافرت کے نتیجے میں آج ملک کے مسلمانوں کیساتھ ظالمانہ سلوک کیا جا رہا ہے، ہم آئے روز دیکھتے ہیں کہ کس طرح سے مساجد پر حملے ہو رہے ہیں، کیسے مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، کیسے باریش مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اب تو حیرانگی ہوتی ہے کہ کیا یہ وہی گاندھی اور نہرو کا ملک ہے، جہاں ہر ایک مذہب کے لوگوں کو برابر حقوق حاصل تھے، کیا یہ وہی ملک ہے جس کی آزادی کیلئے مسلمانوں □ نے سب سے زیادہ قربانیاں دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھاجپا والے جو آج مسلمانوں کیخلاف زہر افشانی کرتے پھر رہے تھے، ملک کی جنگ آزادی کے وقت انگریزوں کے پلوے تھے اور ملک کی آزادی کی حصولیابی میں کوئی بھی رول نہیں نبھایا اور بدقسمتی سے آج یہی لوگ ہمیں ملک دشمن جتلاتے پھر رہے ہیں، جبکہ یہ لوگ آئین کو ملیا میٹ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کیخلاف آئے روز قانون سازی میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کے پیش نظر ملک کے عوام کو کمربستہ ہونا چاہئے ورنہ ملک کے اتحاد اور آزادی کو پارہ پارہ ہونے کا احتمال اور اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا الیکشن اپنے وجود کو قائم رکھنے خصوصاً اپنی ریاست کی صدیوں کی وحدت، شناخت اور انفرادیت قائم رکھنے کا سوال ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ بھاجپا کشمیر میں پارلیمانی انتخابات کے میدان میں نہیں لیکن ان کی درپردہ اور عیاں پراکسیاں میدان میں ہیں اور تمام سرکاری مشینری ان کی مدد واعانت کیلئے لگا دی گئی ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے عوام سے کہا کہ اے، بی، سی اور ڈی ٹیمیں یہاں بھاجپا کے خاکوں میں رنگ بھرنے مصروف ہیں اس لئے ضروری ہے کہ بی جے پی کی ان پراکسیوں کو مسترد کیا جائے۔ اس موقعے پر پارٹی کے نامزد اُمیدوار آغا سید روح اللہ مہدی نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ ہمیں اپنے حقوق کی بحالی اور ریاست کے چھینے ہوئے درجے کیلئے ان تھک کوشش کرنی ہے اور ساتھ اپنے نوجوانوں کے بہتر مستقبل کیلئے جدوجہد کرنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے پارلیمانی انتخابات بھی ہماری جدوجہد کا ایک حصہ ہے، جس کے ذریعے ہم ملک، ملک کے عوام اور دنیا کو صاف صاف الفاظ میں یہ پیغام دے سکتے ہیں کہ جموں وکشمیر کے عوام نے **5** اگست **2019** کے فیصلوں کو قبول نہیں کیا ہے۔

109
قاصر ہیں۔ وائس آف انڈیا کے نمائندے امان ملک کے مطابق وادی کشمیر میں سب سے خوبصورت جگہ گلمرگ مانی جاتی ہے جو موسم سرمائی میں سیاحوں کی پہلی پسند مانی جاتی ہے اور اس جگہ ہر سال لاکھوں سیاح پہنچ جاتے ہیں تاہم گلمرگ میں ہوٹلوں کی تجدید ومرمت کا کام نہ ہونے سے ہوٹلوں کے کمرے، باتھ روم وغیرہ خستہ ہو چکے ہیں۔ وادی کشمیر میں سیاحت سے قریب **35** لاکھ افراد بلواسطہ یا بلا واسطہ وابستہ ہے اور گلمرگ ایسا مقام ہے جو پوری دنیا میں مشہور ہے لیکن اس جگہ پر سیاحوں کو بہتر سہولیات بہم نہیں ہے۔ ادھر معلوم ہوا ہے کہ ہوٹلوں نے جو لیز پر اراضی لے رکھی تھی اس کی مدت بھی ختم ہو چکی ہے لیکن اس میں بھی توسیع نہیں کی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں ہوٹلرس ایسوی ایشن کے سربراہ مشتاق احمد چایا نے نمائندے کو بتایا کہ گلمرگ میں شیخ محمد عبداللہ کے دور اقتدار میں ہوٹل مالکان نے لیز پر **40** برس تک اراضی حاصل کی تھی اور **1978** میں لی جانے والی اراضی کی مدت **2018** میں ختم ہو گئی ہے اور اس سلسلے میں کئی بار متعلقہ حکام سے رجوع کیا گیا اور لیز میں توسیع کی اپیل کی گئی لیکن حکام نے ابھی تک اس ضمن میں کوئی بھی اقدام نہیں اٹھایا جس کی وجہ سے ہوٹل مالکان پریشان ہو چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گلمرگ میں **90** فیصدی ہوٹل خستہ حالی کے شکار ہیں بیڈ روم خستہ ہو چکے ہیں۔ باتھ روم خستہ ہے، ہوٹلوں کی چھت تباہ ہو چکی ہیں لیکن ہوٹلوں کی مرمت کیلئے اجازت نہیں دی جا رہی ہے جس کے سبب یہ ہوٹل دن بدن بدتر صورتحال کے شکار ہو رہے ہیں۔ مشتاق احمد چایا نے بتایا کہ گلمرگ میں جو ہوٹل ہے ان ہوٹلوں میں سیاحوں کو بہتر سہولیات نہ ہونا یہی وجہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سرکار کو چاہئے کہ وہ اس ضمن میں اقدامات اٹھائیں اور جن ہوٹلوں کی مرمت کی ضرورت ہے ان کو اجازت دی جانی چاہئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں پر بے روزگاری پر قابو پانے میں سیاحتی شعبے کا اہم رول رہا ہے اور وادی کشمیر میں معیشت کے حوالے سے ٹورازم ریڑھ کی ہڈی تصور کی جاتی ہے اس لئے اس جانب خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

110
کیلئے کارروائی تیز کر دی گئی ہے۔ دفاعی ترجمان نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ دہشت گردوں نے آئی اے ایف کی ایک گاڑی کو نشانہ بنا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں اس میں سوار پانچ اہلکار شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ حملے کے بعد ملی ٹنٹ جائے واردات سے فرار ہو گئے تاہم اطلاعات ہے پتہ چلتا ہے ملی ٹنٹ ابتدائی طور پر موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن ان کی تلاش کیلئے بڑے پیمانے پر آپریشن جاری ہے۔ سوموار بھی مسلسل تیسرے روز بھی سیکورٹی فورسز نے متعدد مقامات پر تلاشی آپریشن چلایا تاہم آخری اطلاعات ملنے تک کہیں سے بھی ملی ٹنٹوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان آمنا سامنا نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ فوج، جموں وکشمیر پولیس اور سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) نے ضلع کے گھنے جنگلاتی علاقے میں تلاشی مہم شروع کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ سیکورٹی فورسز کو مقامی لوگوں سے انٹیلی جنس ان پٹ موصول ہوا جب انہوں نے علاقے میں کچھ مشکوک آدمیوں کو دیکھا، بدقسمتی سے ہفتہ کی شام آئی اے ایف کے قافلے پر حملہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ وہ دہشت گردوں کا سراغ لگانے کیلئے فضائی اور سونگھنے والے دونوں کتوں کا استعمال کریں گے۔ رات کے اندھیرے کے باعث سیکورٹی فورسز کو مشکلات کا سامنا ہے اور آپریشن روک دیا جا سکتا ہے۔ بعد میں اسے صبح دوبارہ شروع کر دیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ تمام قریبی سڑکیں، راستے کسی بھی نقل وحرکت کیلئے بند کر دیے گئے ہیں۔

111
میں لیا ہے، جب کہ پونچھ کے ڈنا ٹاپ، شاہ استار، شیندرا اور ستائی ٹاپ علاقوں میں بڑے پیمانے پر محاصرہ اور تلاشی آپریشن جاری ہے۔ پولیس اور فوج کے اعلیٰ افسران بشمول جی او سی **16** کور اور اے ڈی جی پی جموں نے بھی کل مقام کا دورہ کیا اور سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لیا۔ حکام نے کہا کہ جو کوئی بھی ان دہشت گردوں کے ٹھکانے کے بارے میں کوئی نتیجہ خیز اور قابل اعتماد معلومات فراہم کرے گا، جس سے ان کی گرفتاری ہوگی، اسے انعام دیا جائے گا اور ان کی شناخت کو صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔ لک آؤٹ نوٹس کے مطابق اس پر دیے گئے نمبرات پر لوگوں سے رابطہ کرنے کو کہا گیا ہے جن کو اس بارے میں کوئی علمیت ہو۔

112
کی تقسیم شروع کر دی ہے''۔ پچھلے سال سے بہتری کو اجاگر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ انہوں نے خیمہ کے معیار کو اپ گریڈ کرکے رہائش کو بہتر بنایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا سال رواں میں ہم نے **C** کلاس کے خیمے بک کیے ہیں، جو کہ پچھلے سال استعمال کیے گئے **D** کلاس کے خیموں سے ایک قدم اوپر ہے۔ اس کے علاوہ، خیموں کے احاطہ کا سائز چار افراد سے بڑھا کر پانچ افراد کر دیا گیا ہے، جس سے عازمین حج کے لیے زیادہ آرام اور سہولت کو یقینی بنایا جائے گا۔ عہدیداروں نے مزید کہا کہ کشمیر سے زائرین کو سعودی عرب لے جانے والی پہلی پرواز **9** مئی کو طے شدہ ہے، جو خطے کے مسلمانوں کے سفر کا آغاز ہے۔ ڈاکٹر شجاعت احمد قریشی، ایگزیکٹو آفیسر، جموں وکشمیر حج کمیٹی نے بتایا کہ وہ عازمین کے لیے ایک یادگار اور روحانی طور پر افزودہ تجربہ فراہم کرنے کیلئے پرعزم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ **15** مئی تک دو پروازیں شیڈول ہیں اور اس کے بعد ہر روز ایک فلائٹ شیڈول ہے۔ انہوں نے مزید کہا،'' ہم پوری طرح سے تیار ہیں اور سری نگر اور مختلف اضلاع میں ضروری دستاویزات کی تقسیم کا کام پہلے ہی شروع کر چکے ہیں۔''

113
تھے۔ مرحوم محمد شفیع خان وادی کشمیر کے سوپور تکیہ خان منڈی، ضلع بارہمولہ سے تعلق رکھتے تھے اور **15** سال کی عمر میں ہی صحافتی میدان میں قدم رکھا۔ اپنی دیانت اور قابلیت سے نہ صرف صحافتی میدان میں اہم کردار کیا بلکہ وادی کے مختلف معتبر اخبارات میں کام کرنے کے بعد انہوں نے سال **2012** میں روزنامہ وادی کشمیر کے نام سے اپنے اخبار کا باضابطہ آغاز کیا جو مختصر عرصے میں مقبول عام ہوا۔ مرحوم کے انتقال پر صحافتی برادری میں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے محمد شفیع کے انتقال پر گہرے صدمے اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے سوگوار کنبہ کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ادارہ کرنٹ نیوز آف انڈیا (سی این آئی) نے بھی مرحوم کے انتقال پر گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے لواحقین سے تعزیت پرسی کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ دیں اور لواحقین کو یہ صدمہ عظیم برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ ادھر وادی کے دیگر صحافتی اداروں نے بھی مرحوم کے انتقال پر رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔

114
شعبوں بشمول کام کرنے والے پیشہ ور افراد، گھریلو سازوں اور سیکھنے والوں کیلئے ایک تبدیلی کا پلیٹ فارم فراہم کرنے کے لیے سراہا۔ انہوں نے مزید اس بات پر زور دیا کہ سکول آف اوپن لرننگ نے ان لوگوں کیلئے دروازے کھول دیے ہیں جو پہلے حالات سے معذور تھے، جس سے وہ اپنے معمولات میں خلل ڈالے بغیر تعلیم حاصل کر سکیں۔ دھنکھر نے ایس او ایل کی تعریف کی جنہوں نے پہلے رسمی تعلیم سے محروم رہنے والوں کو دوسرا موقع فراہم کیا، علم اور ہنر کے ذریعہ پسماندہ کمیونٹیز کو بااختیار بنایا، اس طرح حقیقی شمولیت کے ماحول کو فروغ دیا۔ دھنکھر نے تعلیمی اداروں کے جوہر اور معیار کی تشکیل میں بنیادی ڈھانچے پر فیکلٹی کے اہم کردار پر مزید زور دیا۔ تبدیلی کیلئے سب سے زیادہ موثر تبدیلی کے طریقہ کار کے طور پر تعلیم کو اجاگر کرتے ہوئے دھنکھر نے زور دے کر کہا کہ تعلیم محض علم حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ترقی، بااختیار بنانے اور سماجی تبدیلی کا سنگ بنیاد ہے۔ یہ وہ چابی ہے جو ترقی، خوشحالی اور بااختیار بنانے کے دروازے کھولتی ہے۔ تعلیم سب سے بڑا حق اور عطیہ ہے۔ تعلیم سے بڑا کوئی بنیادی حق نہیں ہو سکتا اور تعلیم سے بڑا کوئی عطیہ نہیں ہو سکتا۔ چندریان کے سفر سے تحریک حاصل کرتے ہوئے جہاں ابتدائی دھچکے کے بعد اس نے چاند کے قطب جنوبی پر ہموار لینڈنگ کی۔ دھنکھر نے طلباء پر زور دیا کہ وہ ناکامی کو کامیابی کی کلید سمجھیں۔ انہوں نے جدید دنیا کی پیچیدگیوں کو نیویگیٹ کرنے کیلئے ایک لچکدار ذہنیت کی ضرورت پر زور دیا۔ ہندوستانی تعلیمی منظرنامے میں نئی تعلیمی پالیسی (این ای پی) کے اہم کردار کو اجاگر کرتے ہوئے دھنکھر نے کہا کہ این ای پی ایک تبدیلی لانے والی تبدیلی کا آغاز کرتا ہے، جس سے سیکھنے والوں کی جامع ترقی کیلئے ایک روڈ میپ تیار کیا جاتا ہے۔

FROM THE OFFICE OF
ADVOCATE SAMEER UL HAMID

IN THE CASE OF
1. MST RAFIQA W/O MOHAMMAD SADIQ FASHOO R/O SHALLAYAR HABBA KADAL SGR.
2.MST RUKAYA Wd/O FAROOQ AHMAD FASHOO R/O SHALLAYAR HABBA KADAL SGR.
3. SAQIB SADIQ S/O MOHAMMAD SADIQ FASHOO R/O SHALLAYAR HABBA KADAL SGR

[CAVEATOR]

VS

PUBLIC AT LARGE

...[Non-Caveator']

In the matter of : Caveat petition in terms of sec 148-A CPC
The caveators has a reason to believe and reasonable apprehension that the non caveators may file a suit against the caveators in the court of law before the Hon`ble Court.in case any Suit, appeal, writ,or any proceedings are filed before the Hon`ble court the caveators may be heard before passing any orders in absence of caveators.

ADVOCATE

BEFORE THE HONBLE COURT OF PRINCIPAL DISTRICT JUDGE AT SRINAGAR.

IN THE CASE OF:-
1. SAMEENA BANO
2.RIHANA JAVED
3. ASIYA SHAFI
DAUGHTERS OF LATE MOHAMMAD SHAFI SHAIRA AND JAWAHIRA R/O,S OF KHAWAJA BAZAR SGR.

[PETITIONERS]

VS

PUBLIC AT LARGE

[RESPONDENTS]

IN THE MATTER OF :-
APPLICATION SEEKING FOR GRANT OF SUCCESSION CERTIFICATE FOR RS 1,52,979.35/- OF DESEASED NAMELY JAWAHIRA W/O LATE MOHAMMAD SHAFI SHAIRA R/O KHAWAJA BAZAR SGR LYING WITH J&K BANK B/O NIDYAR RAINAWARI SGR.
NOTIICE TO PUBLIC AT LARGE
WHEREAS ,THE PETIONER[S] FILED ABOVE TITLED PETITION BEFORE THIS COURT FOR ISSUANCE OF SUCCESSION CERTIFICATE IN FAVOUR OF PETIONER[S]
. THE PETITION IS PENDING DISPOSAL BEFOE THIS COURT AND THE 0N NEXT DATE OF HEARING IS FIXED ON 22/05/2024.
PUBLIC NOTICE IS HEREBY ISSUED, INFORMING ALL AND SUNDRY THROUGH THE MEDIUM OF THIS PROCLAMATION THAT IF ANYBODY HAS OBJECTION FOR ISSUANCE OF SUCCESSION CERTIFICATE . HE/SHE/THEY/ SHALL APPEAR BEFORE THIS COURT EITHER PERSONALLY OR THROUGH COUNSEL OR ANY AUTHORIZED AGENT AND FILW OBJECTIONS ON OR BEFORE 22 /05/2024 FALLING WHICH THE PETITION WILL BE TAKEN UP AND APPROPRIATE ORDERS WILL BE PASSED IN THEW SAME. IN CASE THE DATE FIXED IS DECLARED AS HOLIDAY ,THE MATTER SHALL BE TAKEN ON THE NEXT WORKING DAY . GIVEN UNDER MY HAND AND SEAL OF THIS COURT ON.
MR.JAWAD AHMAD
PRINCIPAL DISTRICT JUDGE , SRINAGAR

FROM THE OFFICE OF
ADVOCATE NASIR NIYAZ

IN THE CASE OF
1. GHULAM MOHAMMAD NAJAR OWNER GULZAR SHOPPING COMPLEX S/O HABIBULLAH NAJAR R/O BAGH I NAND SINGH CHATTABAL .

[CAVEATOR]

VS

PUBLIC AT LARGE

...[Non-Caveator']

In the matter of : Caveat petition in terms of sec 148-A CPC
The caveators has a reason to believe and reasonable apprehension that the non caveators may file a suit against the caveators in the court of law before the Hon`ble Court.in case any Suit, appeal, writ,or any proceedings are filed before the Hon`ble court the caveators may be heard before passing any orders in absence of caveators.
ADVOCATE

The Urdu Daily WATTAN
روزنامہ وطن

دینی علوم کی عظمت اور فضیلت

از: مولانا حافظ محمد صدیق اکیمنی

علم کی فضیلت وعظمت، ترغیب وتاکید مذہب اسلام میں جس بلیغ ودل آویز انداز میں پائی جاتی ہے اس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی، تعلیم وتربیت، درس وتدریس تو گویا اس دین برحق کا جزولاینفک ہے، کلام پاک کے تقریباً اٹھتر ہزار الفاظ میں سب سے پہلا لفظ جو پروردگار عالم جل شانہ نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل فرمایا وہ اقرأ ہے، یعنی پڑھ، اور قرآن پاک کی چھ ہزار آیتوں میں سب سے پہلے جو پانچ آیتیں نازل فرمائی گئیں ان سے بھی قلم کی اہمیت اور علم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے، ارشاد ہے:

اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔

یعنی پڑھ اور جان کہ تیرا رب کریم ہے، جس نے علم سکھایا قلم کے ذریعے سکھلایا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا۔

گویا وحی الٰہی کے آغاز ہی میں جس چیز کی طرف سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نوع بشر کو توجہ دلائی گئی وہ لکھنا پڑھنا اور تعلیم وتربیت کے جواہر وزیور سے انسانی زندگی کو آراستہ کرنا تھا، یہاں ضمناً اس حقیقت کو واضح کردینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جہاں عام انسانوں کیلئے قلم حصول علم کا ایک دنیوی اور مادی ذریعہ ہے وہاں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور رب العالمین کے درمیان حضرت جبریل امین علیہ السلام ایک نورانی اور ملکوتی واسطہ، یہی وہ ملکوتی واسطہ ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حصول علم کے مادی ذرائع سے بے نیاز کردیا، اور آپ کی تعلیم وتربیت براہ راست خود خالق کائنات نے فرمائی، جس کی تشریح کلام پاک میں بایں الفاظ موجود ہے:

وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم۔

یعنی اور اتاری اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت اور آپ کو سکھائیں وہ باتیں جو آپ جانتے نہ تھے۔

علم وحکمت اور دین ودانائی کا درجہ اور علم والوں کا رتبہ اسلام میں کس قدر بلند ہے اس کا اندازہ کلام پاک کی مندرجہ ذیل آیات سے ہوتا ہے:

یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔

یعنی اللہ جسے چاہتا ہے عقل اور دانائی کی باتیں مرحمت فرماتا ہے، اور جسے اللہ عقل اور دانائی کی باتیں بخشتا ہے اسے بہت بڑی نعمت عطا کرتا ہے۔

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات۔

اللہ تم میں سے ان لوگوں کے درجے بلند کردے گا جو ایمان لائے، اور جنھوں نے علم حاصل کیا۔

خود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر اور مختلف پیرایوں میں علم وحکمت کی ترغیب دلائی ہے۔ مثال کے طور پر چند احادیث نبویہ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے درج کی جاتی ہیں:

(۱) طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔

یعنی طلب کرنا علم کا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص علم کی طلب میں نکلا وہ گویا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے وطن واپس لوٹے۔

(۳) ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک عالم کی برتری ایک عبادت گذار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ شخص پر، اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور زمین وآسمان کی ہر شے حتیٰ کہ بلوں کی چیونٹیاں اور سمندروں کی مچھلیاں بھی علم سکھانے والوں کے لئے دعائے خیر کررہی ہیں۔

قرآن حکیم کا نظریہ تعلیم

مذکورہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ اسلام یا قرآن ہم کو تعلیم حاصل کرنے سے روکتا نہیں، بلکہ تعلیم کو ہمارے لئے فرض قرار دیتا ہے، وہ تعلیم کے ذریعے ہم کو صحیح معنوں میں اشرف المخلوقات کے درجہ پر پہنچانا چاہتا ہے، وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی علم ثابت کرتا ہے، اور اس کو بنی نوع انسان کی حقیقی صلاح وفلاح اور کامیابی وبہبودی کا ضامن بتاتا ہے، وہ کہتا ہے کہ قرآن حقیقی علم ہے، اور دوسرے تمام علوم وفنون معلومات کے درجہ میں ہیں، ان تمام معلومات کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق حاصل کرسکتے ہیں، کیونکہ ان سب کے اصول حضرت آدم علیہ السلام ہی کے خمیر میں ودیعت کردیے گئے ہیں جیسا کہ کلام پاک کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے:

وعلم آدم الاسماء کلھا۔

اور آدم کو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزیں بتادیں۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے بلیغ انداز میں فرمادیا ہے:

الحکمۃ ضالۃ المومن فحیث وجدہا فھو احق بہا۔

کہ حکمت کو ایک گم شدہ لال سمجھو جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

یہی وجہ ہے کہ تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ علم وحکمت اور صنعت وحرفت کے وہ ذخائر جن کے مالک آج اہل یورپ بنے بیٹھے ہیں ان کے حقیقی وارث تو ہم لوگ ہیں، لیکن اپنی غفلت وجہالت اور اضمحلال وتعطل کے سبب ہم اپنی خصوصیات کے ساتھ اپنے تمام حقوق بھی کھو بیٹھے۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو پھر پسر وارث میراث پدر کیوں کر ہو

ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ دینی علوم کے علاوہ دنیاوی وعمرانی علوم کا کوئی شعبہ یا پہلو ایسا نہیں ہے جو اہل اسلام کے ہاتھوں فروغ نہ پایا ہو، علم کیمیا، طب، جراحی، ہندسہ، ریاضیات یا ہیئت وفلکیات، طبیعیات وحیوانیات ارضیات وحیاتیات، معاشیات واقتصادیات، تاریخ وجغرافیہ اور خدا جانے کتنے بے شمار علوم وفنون اور بیش بہا ایجادات واختراعات کے ایسے ماہر وموجد گذرے ہیں کہ اس دور جدید میں بھی ترقی یافتہ قومیں اپنے جدید سے جدید انکشافات وتحقیقات کے لئے ہمارے آباواجداد کی تشریحات وتخیرات کی خوشہ چین اور رہین منت ہیں، جیسا کہ مارگولیتھ، جرجی زیدان، ڈریپر، لیبان، نولڈیکی وغیرہ جیسے شہرۂ آفاق مصنفین ومورخین کی بلند پایہ تصانیف سے پتہ چلتا ہے

غرض فن ہیں جو مایۂ دین ودولت طبیعی، الٰہی، ریاضی وحکمت
طب اور کیمیا، ہندسہ اور ہیئت سیاست، تجارت، عمارت، فلاحت
لگاؤ گے کھوج ان کا جاکر جہاں تم
نشاں ان کے قدموں کے پاؤ گے واں تم

دین ودنیا کا فرق

اہل اسلام کے اس دور ترقی اور موجودہ تہذیب یورپ کے درمیان جو اصولی اور بنیادی فرق معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان کی ترقی کی بنا خدا پرستی اور اطاعات خداوندی پر رکھی گئی تھی اور موجودہ تہذیب وترقیات کی تہ میں مادہ پرستی، شکم پروری، اور اطاعت نفس کارفرما ہے، ان کا منتہائے مقصد رضائے الٰہی اور خدمت خلق تھا، وہ دنیاوی طاقتوں کی تسخیر احکام الٰہی اور قوانین قرآن کے ماتحت کرتے تھے، وہ کائنات کے ہر ذرہ میں، اور ہر ذرہ کی کائنات میں آیات الٰہیہ کا سراغ لگاتے تھے، انھوں نے دنیا یا دنیا کی کسی چیز کو مقصود بالذات نہیں بنایا، ان کی حکومت ودولت، ان کا جاہ وجلال، ان کے علوم وفنون اسباب وذرائع تھے معرفت کردگار اور عبادت پروردگار کے بخلاف اس کے مغربی تہذیب وتمدن کی بنیاد چونکہ مادہ پرستی پر رکھی گئی تھی، اس لئے الحاد ودہریت افراد وجماعت کے رگ وپے میں سرایت کرگئی ہے، اس قسم کی تہذیب کا لازمی اور قدرتی نتیجہ قوانین فطرت سے جنگ، خالق ومالک سے بغاوت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔

مسلمان جب تک اسلام کی صاف اور سیدھی راہ پر چلتے رہے یعنی احکام الٰہی اور تعلیمات نبوی کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے رکھا اس وقت تک ظاہری ومعنوی ہر طرح کی سربلندیوں اور سرافرازیوں سے خود بھی مالا مال ہوتے رہے، اور نوع انسان بھی ان کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتی رہی، جب انھوں نے دین کا دامن چھوڑا تو فضل الٰہی نے ان کا ساتھ چھوڑا، برکتوں اور عزتوں نے ان سے منہ موڑا، اور ان کے علوم وفنون، ان کی زبردست طاقتیں، اور فلک بوس عمارتیں، ان کے جاہ وجلال اور ان کے مال ومنال کچھ کام نہ آئے، ان سے چھین لئے گئے۔

مذکورہ بالا موازنہ سے اہم نتیجہ یہ ہاتھ آیا کہ مسلمانوں کو دین کے بغیر نہ دولت وثروت سرنگوں ہونے سے بچاسکتی ہے، نہ طاقت وحکومت، نہ دین کے ہوتے ہوئے فقر وفاقہ انھیں سربلند ہونے سے روک سکتے ہیں، نہ بے سروسامانی وبے بسی، نہ ہی اکثریت واقلیت کا مسئلہ ان کی راہ میں حائل ہوسکتا ہے۔

نامور اہل علم کا اعتراف

بالفاظ دیگر مسلمانوں کے لئے دارین کی فلاح وبہبودگی، کامیابی وکامرانی کی اگر کوئی چیز حقیقی ضامن اور اصلی ذریعہ بن سکتی ہے تو وہ صرف اسلام ہے، جو نہ صرف مسلمانوں ہی کیلئے بلکہ ان کے ذریعہ ساری انسانیت کے لئے زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین رہبر اور مکمل دستور حیات بننے کی صلاحیت رکھتا ہے جیسا کہ ہر ملک ومذہب کے ہر زمان وہر زبان کے بڑے بڑے نامور اور انصاف پسند مدبروں اور مؤرخوں نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے، اور آئے دن کرتے رہتے ہیں، اقوام عالم کی ممتاز ہستیاں اسلام کی زندہ وجاوید تعلیمات کو فطرت انسانی کے مطابق بتاتی رہیں، اور جس ایمان افروز انداز میں اسلام کے اصولوں کو خراج تحسین ادا کرتی رہی ہیں ان سے کتابوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں، مثال کے طور پر یہاں چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں، ممتاز روسی فیلسوف کاؤنٹ ٹالسٹائی اپنی کتاب "دی لائٹ آف ریلیجن" میں ایک جگہ رقمطراز ہے۔

"قرآن مسلمانوں کی ایک مذہبی کتاب ہے، جس کی نسبت ان کا یہ خیال ہے کہ اس کو خدا نے نازل کیا ہے، یہ کتاب عالم انسانی کی رہنمائی کے لئے ایک بہترین رہبر ہے، اس میں تہذیب ہے شائستگی ہے، تمدن ہے، معاشرت ہے، اور اخلاق اصلاح کے لئے ہدایت ہے، اگر صرف یہی کتاب دنیا کے سامنے ہوتی اور کوئی ریفارمر (مصلح) پیدا نہ ہوتا تو یہ عالم انسانی کی رہنمائی کے لئے کافی تھی، ان فائدوں کے ساتھ ہی جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی جبکہ ہر طرف آتش فساد کے شرارے بلند تھے، خون ریزی اور قتل وغارتگری کا دور دورہ تھا، اور فحش کاری عام تھی، تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی کہ اس مقدس کتاب نے معجزانہ طور پر ان تمام گمراہیوں کا خاتمہ کردیا۔"

یہ حیرت دوچند ہوجاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک نبی امی نے عرب جیسی جاہل مطلق قوم کو زمین کے تہ خانوں سے نکال کر فلک الافلاک پر پہنچادیا، عرب کے خانہ بدوش چرواہوں کے سر پر دنیا کی بادشاہت کا تاج رکھ دیا، اور یاد رہے کہ یہ عظیم الشان انقلاب کل ۲۳ سال کی مختصر سی مدت میں کردکھایا، اور ان ہی قرآنی تعلیمات کے زیر اثر عالم اسلام میں ایسی جلیل القدر شخصیتیں اور اولوالعزم ہستیاں رونما ہوئیں کہ دنیا کی کسی قوم نے آج تک ایسی عدیم النظیر مثالیں پیش کی ہیں نہ قیامت تک پیش کرسکتی ہے۔ عرب کے ریگستان سے نکل کر عرب کے شتربان دیکھتے ہی دیکھتے اقصائے عالم میں پھیل گئے، اور جہاں کہیں پہنچے وہاں قرآن کے نور ہدایت اور علم وحکمت سے اس خطہ کو اور اس آبادی کو منور کردیا، علوم وفنون کی بڑی بڑی درسگاہیں قائم کیں، بڑے بڑے متمدن شہر آباد کئے، جن کی ترقی وعروج کی یہ شان تھی کہ آج جس طرح طلبہ ممالک یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے جاتے ہیں کسی زمانے میں ممالک یورپ سے بلاد اسلامیہ کی طرف علم وحکمت کے موتیوں سے اپنے دامن مراد بھرنے کے لئے آتے تھے۔

مسٹر اسٹیفن لین پول اپنی تصنیف "گرانس آف ہولی قرآن" میں کس بصیرت افروز اور فصیح انداز میں اظہار ضمیر کرتے ہیں:

"قرآن کو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایسے نازک وقت میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا جبکہ ہر طرف تاریکی وجہالت کی حکمرانی تھی، اخلاق انسانی کا جنازہ نکل چکا تھا، اور بت پرستی کا ہر طرف زور تھا، قرآن نے ان تمام گمراہیوں کو مٹایا، جو دنیا پر کئی صدیوں سے چھائی ہوئی تھیں، قرآن نے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی، دینیات کے اصول اور علوم وحقائق سکھائے، ظالموں کو رحم دل اور وحشیوں کو پرہیزگار بنایا، اگر یہ کتاب شائع نہ ہوتی تو انسانی اخلاق تباہ ہوجاتے، اور دنیا کے باشندے برائے نام ہی انسان رہ جاتے۔" غیر قوموں کے مفکرین دین اسلام کے گہرے اور سنجیدہ مطالعہ کے بعد مسلمانوں کو دعوت دے رہے ہیں کہ خدارا وہ اسلامی اصولوں کے آئینہ دار بن کر زندگی کے میدان میں آئیں، اور بے چین وپریشان حال انسانیت کے لئے عالمگیر امن وسکون کا، راست بازی وصداقت کا، اور اخلاص وہمدردی کا خدائی پیغام پہنچائیں۔ اپنے ہی وطن کے ایک مایۂ ناز اور مصلح جوسپوت مسٹر جے پرکاش نرائن کس یقین اور درد بھرے انداز میں فرماتے ہیں:

"آج بھی دنیا بھر کے مسلمان غفلت کے پردے چاک کرکے کھلے میدان میں آئیں اور اسلام کے اصولوں پر عمل کریں تو ساری دنیا کا مذہب اسلام ہوسکتا ہے، صحرائے عرب میں جو ہیرا چمکا تھا اس کی روشنی نے نگاہوں کو خیرہ کردیا تھا، آج اس کے چمکتے، دمکتے اصولوں پر گرد وغبار جم گیا ہے، اگر اس گرد وغبار کو دور کردیا جائے تو وہ اپنی چمک سے سارے عالم کو منور کرسکتا ہے، اور ساری دنیا اس کے سامنے اپنی آنکھیں بچھاسکتی ہے۔" اور وہ حقیقی اسلام جس کی آج ساری دنیا متلاشی اور محتاج ہے وہ اگر کہیں موجود ہے تو قرآن کریم میں، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں، اور اصحاب کرام کی پاک زندگیوں میں، لہٰذا اشد ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان قرآن کریم کو سمجھیں، اور اس پر عمل کریں، احادیث نبویہ کا بغور مطالعہ کریں، سیرت طیبہ سے مستفیض ہوں، اور اصحاب کرام کی پاک زندگیوں کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

دینی تعلیم اور مذہبی فہم

ظاہر ہے کہ دینی تعلیم کا مناسب انتظام اور اہتمام کے بغیر دین کا ذوق اور دین کا فہم پیدا ہونا ناممکن ہے، اس لئے ہمارا دینی فرض ہے کہ آنے والی نسل کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے کوئی ایسا معقول نظام تعلیم مرتب کریں کہ جس کے ماتحت ہم اپنے بچوں کو مخصوص اوقات میں خالص دینی تعلیم دلاسکیں۔

اسلامی تعلیمات کی تہذیبی قدریں

مجھے یقین ہے کہ اگر موجودہ حالات کی روشنی میں قوم دینی تعلیم کے اہم ترین تقاضے کو صحیح جذبے کے ساتھ حل کرنے میں کامیاب ہوگئی تو آئندہ نسل خالق ومخلوق کے حقوق صحیح طور پر ادا کرنے کے قابل ہوجائے گی، اور اس اعتبار سے دیانتدار امن پسند شہری اور ملک وسماج کی مخلص، دردمند اور خیرخواہ بن جائیگی، اسلئے کہ اسلام جو باتیں اسے سکھلائے گا وہ اس نوعیت کی ہوں گی: (۱) کوئی مسلمان انسانی برادری کے کسی شخص کا دل اس کے مخصوص مذہب یا خیال کی توہین کرکے نہیں دکھا سکتا، اسلئے کہ وہ مذہب میں کوئی ایسا کام کرسکتا ہے جو انصاف سے دور ہو، کیونکہ کلام پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

علم کی فضیلت، قرآن وحدیث کی روشنی میں

مولانا محمد جہان یعقوب

علم کے ذریعے آدمی ایمان ویقین کی دنیا آباد کرتا ہے، بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے، بروں کو اچھا، دشمن کو دوست، بےگانوں کو اپنا بناتا ہے اور دنیا میں امن وامان کی فضا پیدا کرتا ہے۔

علم کی فضیلت وعظمت، ترغیب وتاکید دین اسلام میں جس بلیغ ودل آویز انداز میں پائی جاتی ہے اس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی۔ تعلیم وتربیت، درس وتدریس تو گویا اس دین برحق کا جزو لاینفک ہے۔ کلام پاک کے تقریباً اٹھتر ہزار الفاظ میں سب سے پہلا لفظ جو پروردگار عالم نے رحمت العالمین ﷺ کے قلب مبارک پر نازل فرمایا، وہ اقراء ہے یعنی پڑھ۔

رب کائنات کا ارشاد ہے: (مفہوم) ''پڑھ اور جان کہ تیرا رب کریم ہے، جس نے علم قلم کے ذریعے سکھلایا آدمی کو، جو وہ نہیں جانتا تھا۔''

گویا وحی الٰہی کے آغاز ہی میں جس بات کی طرف سرکار دوعالم ﷺ کے ذریعے نوع بشر کو توجہ دلائی گئی، وہ لکھنا پڑھنا اور تعلیم وتربیت کے زیور سے انسانی زندگی کو آراستہ کرنا تھا۔ حضورؐ کے اعلان نبوت کے وقت جزیرۂ عرب کی کیا حالت تھی۔۔۔؟

قتل وغارت، چوری، ڈکیتی، قتل اولاد، زنا، بت پرستی کون سی ایسی برائی تھی جو ان میں نہ پائی جاتی ہو۔ اللہ کے رسولؐ نے ان کی تعلیم وتربیت اس انداز سے فرمائی اور زندگی گزارنے کے ایسے اصول بتائے کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی حالت یکسر بدل گئی اور وہ تہذیبی اقدار سے آشنا ہوکر تعلیم وتعلم سے جڑ گئے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے: (اے نبیؐ) ''کہہ دیجیے کیا علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے برابر ہوسکتے ہیں۔ نصیحت تو وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''کہہ دیجیے، کیا برابر ہوسکتے ہیں اندھا اور دیکھنے والا یا کہیں برابر ہوسکتا ہے اندھیرا اور اجالا۔''

قرآن حکیم میں اس طرح کی بہت آیات ہیں، جن میں عالم اور جاہل کے فرق کو واضح کیا گیا ہے اور ان کے درجات کے تعین کے ساتھ مسلمانوں کو حصول علم کے لیے ترغیب دی گئی ہے۔ مولانا محمد صدیق میمنی لکھتے ہیں: ''عالم کہتے ہی پڑھے لکھے لوگوں کو ہیں، چاہے اس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی ہو یا حدیث کی، فقہ کی ہو یا کلام ومنطق کی، سائنس کی ڈگری لی ہو یا میڈیکل سائنس کی، نیچرل سائنس پڑھا ہو یا آرٹس کے مضامین، سارے کے سارے پڑھے لکھے لوگوں میں شمار کیے جائیں گے۔ یہ ایسی چیز ہے جو انسان کو ہمیشہ کام آئے گی، مقصد نیک ہو اور اس کا صحیح استعمال کیا جائے تو اس کی بدولت وہ دین ودنیا کی ساری نعمت اور دولت حاصل کرسکتا ہے۔''

(بہ حوالہ دینی علوم کی عظمت اور فضیلت، اسلامی تعلیمات کی اخلاقی اور تہذیبی قدریں)

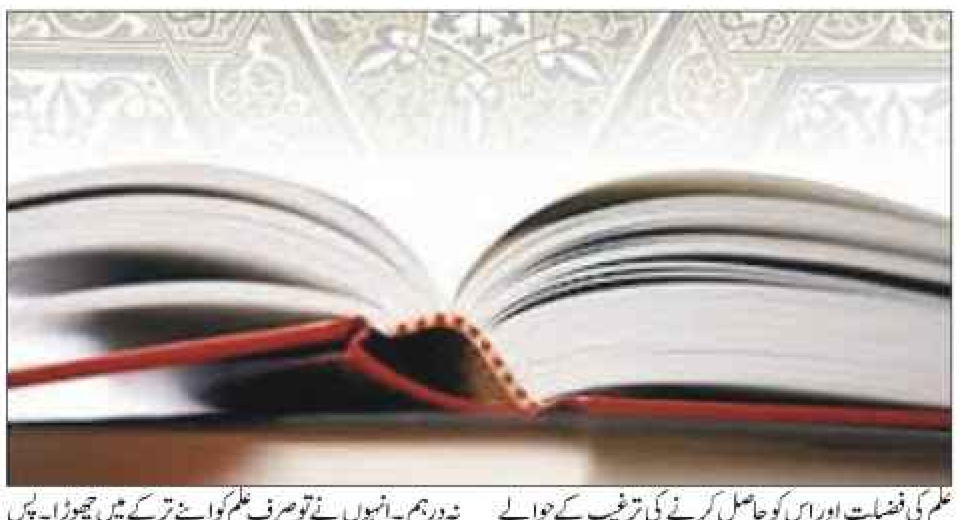

علم کی فضیلت اور اس کو حاصل کرنے کی ترغیب کے حوالے سے کثرت سے احادیث بھی وارد ہوئی ہیں، جن میں اہل علم کی ستائش کی گئی ہے اور انہیں انسانیت کا سب سے بہتر آدمی قرار دیا گیا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

''علم والوں کو دوسروں کے مقابلے میں ایسی ہی فضیلت حاصل ہے، جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر۔ یقیناً اللہ عزوجل، اس کے فرشتے اور آسمان وزمین والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں تک لوگوں کے معلم کے لیے بھلائی کی دعا کرتی ہیں۔'' (ریاض الصالحین)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے اور مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے، وہاں دو حلقے بیٹھے ہوئے تھے، ایک حلقہ قرآن کی تلاوت کررہا تھا اور اللہ سے دعا کررہا تھا، دوسرا تعلیم وتعلم کا کام سرانجام دے رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: ''دونوں بھلائی پر ہیں۔ یہ حلقہ قرآن پڑھ رہا ہے اور اللہ سے دعا کررہا ہے۔ اللہ چاہے تو اس کی دعا قبول فرمائے یا نہ فرمائے۔ دوسرا حلقہ تعلیم وتعلم میں مشغول ہے (یہ زیادہ بہتر ہے) اور میں تو معلم بناکر بھیجا گیا ہوں۔ پھر یہیں بیٹھ گئے۔'' (مشکوٰۃ)

اہل علم کا صرف یہی مقام ومرتبہ نہیں ہے کہ انہیں دنیا کی تمام چیزوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اس کام میں وہ جب تک مصروف ہیں، اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے، بل کہ ان کا مقام ومرتبہ یہ بھی ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے انہیں انبیائے کرام کا وارث اور جانشین قرار دیا ہے۔

جو کوئی حصول علم کی غرض سے راستہ طے کرے، اللہ تعالیٰ اس کے سبب اسے جنت کی ایک راہ چلاتا ہے۔ فرشتے طالب علم کی خوشی کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور یقیناً عالم کے لیے آسمان اور زمین کی تمام چیزیں مغفرت طلب کرتی ہیں، یہاں تک کہ وہ مچھلیاں بھی جو پانی میں ہیں۔ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی چاند کو تمام تاروں پر۔ علماء پیغمبروں کے وارث ہیں۔ پیغمبروں نے ترکے میں نہ دینار چھوڑا ہے اور نہ درہم۔ انہوں نے تو صرف علم کو اپنے ترکے میں چھوڑا۔ پس جس کسی نے علم حاصل کیا اس نے ہی حصہ کامل پایا۔

''طلب کرنا علم کا، ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔'' (مشکوٰۃ شریف)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم کا سیکھنا ہر مومن پر فرض ہے اس سے مراد روزہ، نماز، حلال وحرام اور حدود واحکام کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص علم کی طلب میں نکلا وہ گویا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے وطن واپس لوٹے۔ (مشکوٰۃ شریف)

آپؐ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں معلم بناکر بھیجا گیا ہوں۔'' (بہ حوالہ: الرسول المعلمؐ)

آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو زندہ کرے گا اور اس میں علما کو ممتاز کرے گا اور فرمائے گا اے پڑھے لکھے لوگو! میں نے اپنا علم تمہارے اندر اس لیے نہیں رکھا کہ میں تمہیں عذاب دوں، جاؤ تم سب کی مغفرت کردی۔

مسجد نبوی ﷺ کی پہلی درس گاہ اور اصحاب صفہ پر مشتمل طالب علموں کی پہلی جماعت کے عمل نے جلد ہی اتنی وسعت اختیار کرلی جس کی مثال دینے سے دنیا قاصر ہے۔ آپؐ نے پہلے خود تعلیم وتربیت دی پھر دوسروں کو تعلیم وتربیت دینے کے لیے کامل افراد کا انتخاب فرمادیا، چناں چہ تعلیم وتربیت کا یہ سلسلہ آپؐ کی رحلت کے بعد بھی جاری وساری رہا۔ آپؐ کے منتخب کردہ، ان تربیت یافتہ معلمین نے درس وتدریس میں جس مہارت کا ثبوت دیا وہ آپؐ کی ہمہ گیر تربیت ہی کا نتیجہ ہے، جس کے اثرات تاقیامت رہیں گے۔ تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ علم وحکمت اور صنعت وحرفت کے وہ ذخائر جن کے مالک آج اہل یورپ بنے بیٹھے ہیں ان کے حقیقی وارث تو ہم لوگ ہیں، لیکن اپنی غفلت وجہالت اور اضمحلال وتعطل کے سبب ہم اپنی خصوصیات کے ساتھ اپنے تمام حقوق بھی کھو بیٹھے ہیں۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,